ہفت روزہ
سوادِ اعظم لاہور

تاریخ اشاعت ۷-۱۴-۲۱-۲۸ دسمبر

سالانہ اشتراک ۷ روپے
فی پرچہ ۳ آنے

جلد ۶ | ۹ - رجب المرجب ۱۳۸۲ھ | جمعۃ المبارک | یکم دسمبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۵

استغاثہ بارگاہِ رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فریاد ہے فریاد ہے کونین کے سرکار — یا احمد مختار
یہ بھارتی غدار ہوئے درپئے آزار — یا احمد مختار

اے گنبدِ خضرا کے مکیں مظہرِ انوار — اے ساقیٔ کوثر
واللہ سمجھتا ہوں تجھے دافعِ اشرار — یا احمد مختار

حیرت ہے لگا ہے تجھے یہ شورش بدکار — یا سید الابرار
فتوے سے تو تو ہے کے یہ مشرک ہے گنہگار — یا احمد مختار

اسلافِ بریلی کو بُرا کہتا ہے ہر گام — یہ شورش بدنام
کہتا ہے زمانہ جنھیں مذہب کے علمدار — یا احمد مختار

امت کی زبوں حالی کو اے شاہِ امم دیکھ — از راہِ کرم دیکھ
جائیں تو کدھر اور یہ غلامان وفادار — یا احمد مختار

بھر دیجئے انگارے جہنم کے دہن میں — شورش جیسے لعیں
ہے شورش باغی کی ہر اک بات شرربار — یا احمد مختار

امت تری گمراہوں کے نرغے میں پھنسی ہے — تو اس کا ولی ہے
اسلام کے غداروں کی چالیں ہیں پُراسرار — یا احمد مختار

قدرت نے تجھے دولتِ کونین عطا کی — منکر ہیں وہابی
کرتے ہیں انحراف سے تیرے صاف یہ انکار — یا احمد مختار

جذبات کا طوفان مرے دل میں نہاں ہے — لب پر یہ فغاں ہے
سوئی ہوئی امت کو جگا دیجئے اک بار — یا احمد مختار

سرکش ہوں نہ یاغی ہوں نہ دشمن ہوں نہ غدار — ہوں گرچہ گنہگار
احمد ہے ترا بندۂ بے دام وفادار — یا احمد مختار

از جناب سید قمر الحسن صاحب قمر

اپنے مقصد سے کبھی ہم باز آسکتا نہیں
... آدمی کو توڑ کے چھوڑیں گے ہم
... البرکات، یہ نعیم الدین اور یہ حشمت
... اور بدایونی مقرر ہے بدل
... یا خار، تلوار ہیں یا نار ہو
... جاتے ہیں اور جا بیٹھے منبر کے پاس
... کے جنگ، ہمارے جلسے پر شوق ہیں
... بارہ ہم گریں گے یہ چٹان کا فری
... احمد مرسل کا ہے ادنیٰ غلام

جب تک ہم ہیں وہ کو خاطر میں لا سکتے نہیں
کوئی بھی ہم سے انھیں اب منہ لگا سکتا نہیں
ان سے یہ ڈھلا بھی بوجھ اٹھا سکتا نہیں
اور یہ مستشار سی تہذیب لا سکتے نہیں
جان دے سکتا ہوں لیکن سر جھکا سکتا نہیں
کوئی بھی شخص ... ہو جا سکتا نہیں
مو... سے ہیں اب جھکا سکتے نہیں
مرتبہ اس سے زیادہ کا یہ گھٹا سکتا نہیں
تجھ سے نجدی کوئی بھی دامن بچا سکتا نہیں

از تبصرہ علامہ مسعود ... شاہ صاحب ...

وہابی کے معنی کیا ہیں؟

مورخ ... [illegible] ... میں لکھا ہے کہ محمد بن عبد الوہاب (امام فرقہ نجدیہ وہابیہ) کے متعلق تمام عرب میں اور ... میں یہ قصہ مشہور ہے کہ ایک شخص ... سلیمان نامی ... نے خواب میں دیکھا کہ اس کے بدن سے ایک شعلہ نکلا ... اور جو اس کے سامنے آتا ہے وہ جل جاتا ہے ... یہ خواب اس نے ... کے سامنے بیان کیا ... انھوں نے اس خواب کی یہ تعبیر دی کہ اس کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جو بڑی طاقت اور دولت پائے گا ... آخرکار اس خواب کا مفہوم سلیمان کے پوتے محمد بن عبد الوہاب سے ہوا ... جو ۱۱۱۵ھ میں پیدا ہوا اور ... ۱۲۰۶ھ میں فوت ہوگیا ... [illegible] ... شیخ محمد سلیمان کردی شافعی اور شیخ محمد حیات سندھی حنفی رحمۃ اللہ علیہما سے علم حاصل کیا ... [illegible] ... مسیلمہ کذاب ... [illegible] ... کے حالات کا مطالعہ کیا ... جنھوں نے اس کے قبل نبوت کا دعویٰ کیا۔

(... لاہور صفحہ ۴۷)

شورش نے اپنے ... میں حضور قبلۂ عالم ... رحمۃ اللہ علیہ کی نعت ... لکھی ہے، اور آپ کے لیے لفظ "مرشد" بھی استعمال کیا ہے ... [illegible] ... شورش کا ایک فریب اور دھوکا ہے ... [illegible] ... حضور سرکار ... سے کیا نسبت؟ ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دیں گے۔

دھڑ رگڑا

شورش کی دکان کا سناٹا ہوگیا —— وہابیوں دیوبندیوں کے گھروں میں صفِ ماتم بچھ گئی

شورش نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور ... نورِ مجسم ... کر دیوبندی وہابی ... کی زندگی کا سلسلہ تباہ کر دیا۔

... [illegible] ... وہابیوں اور دیوبندیوں کو ... [illegible] ... شورش بھی بریلوی ہوگیا ... [illegible] ... [illegible] ... دیکھیے ہوتا ہے کیا؟

غدارِ پاکستان شاتمِ رسول کون ہے؟

انصاف پسندوں کیلئے لمحۂ فکریہ

(از ابو المظفر محب الرضا غفرلہ)

مجلس احرار کے سابق جنرل سکرٹری شورش کاشمیری ایڈیٹر چٹان جوش خطابت، جوش تحریر اور جوش تبلیغ میں سرشار ہیں۔ سال ہا سال سے خطبوں میں [illegible] حامی سنت، ماحی بدعت، حامی دین متین، عاشق رسول حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں بیہودہ [illegible] ہرزہ سرائی اور فحش و فاحش گالیاں اپنے ہفت روزہ چٹان میں شائع کر رہے ہیں، اور آئے دن دہائی دے رہے ہیں کہ مسلمانو دیکھو، دوڑو، بچاؤ، پکڑو، مارے گئے، لٹ گئے، اہل سنت کے علماء ہمیں گالیاں دے رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ علماء اہل سنت تو صرف خدا اور رسول کے احکام کا اعلان کرتے ہیں۔ بلکہ آپ الٹا [illegible] میں خلافِ شرع اور خلافِ قانون گالیاں اہل سنت مسلمانوں اور انکے واجب الاحترام امام اور مرشد و مقتدا کی شان میں لکھ رہے ہیں۔

ہم نہایت ہی دلسوزی کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ بزرگوں کی شان میں ہرزہ سرائی اور گالیاں دینا طریق شرافت نہیں۔ شورش کاشمیری احرار کے سابق جنرل سکرٹری کی خدمت میں ہم ان ہی کے پیر و مرشد مفکر احرار چوہدری افضل حق کے ارشادات پیش کرتے ہیں، امید ہے کہ وہ تحمل یا ٹھنڈے دل سے ان سنہری نصائح پر غور فرمائینگے۔ مفکر احرار فرماتے ہیں:-

(۱) مذہب کی تبلیغ جھگڑا نہیں، بلکہ قوموں کے حسن اخلاق کا مقابلہ ہے۔ (۲) تم نے محبت اور پورے خلوص دل سے دوسروں کو اپنے [illegible] کے لیے بلانا ہے۔ (۳) اپنے اخلاق محمودہ کی بناء پر دوسروں کو حسن اخلاق کی دعوت دینا ہے۔ لیکن پہلے [illegible] سے [illegible] حاصل کرو [illegible] شورش کاشمیری کو شاید [illegible] ہوگی۔ واللہ اعلم۔ (۴) محبت کی زبان سے مخلوق خدا کو بلاؤ۔ (۵) خدمت اور قربانی سے دوسروں کا دل جیتنے کی کوشش کرو۔ دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ [illegible] اور ظلم سے دین نہیں پھیلتا بلکہ [illegible] ہے۔ (۶) دنیا میں [illegible] پھیلاؤ، رحم اور محبت کے ذریعے دوسروں کے دل میں گھر کرو، [illegible] اس سے دنیا میں فساد پھیلے گا۔ قرآن بار بار لا تفسدوا فی الارض (زمین میں فساد نہ پھیلاؤ) ارشاد کرتا ہے۔ تبلیغ دین میں اشتعال انگیز [illegible] پیدا کرنا، دنیا کو اپنے مذہب سے نفرت دلانا ہے۔ اچھا عمل، میٹھی زبان اور عقل سے دلیل، تبلیغ کے لیے نہایت اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ اگرچہ عقل بڑی چیز ہے، مگر [illegible] مذہب میں اسکا درجہ [illegible] ہے۔ دنیا پہلے تمہارے عمل کو دیکھے گی، پھر کہیں اس کو عقل سے پرکھے گی۔ (مفصل خطبات احرار [illegible])

مفکر احرار کے ان ارشادات کی روشنی میں شورش کو سوچنا چاہیے کہ تبلیغ دین میں [illegible] حالات پیدا کر کے [illegible] اپنے پیر و مرشد کی ہدایات کے خلاف اشاعت مذہب کے لیے اچھا عمل، میٹھی زبان اور عقل سے دلیل کی بجائے [illegible] جوش غضب سے مسلمانوں کے امام واجب الاحترام کی شان میں [illegible] ہرزہ سرائی کا سلسلہ [illegible] ہے۔ ہم نہایت خلوص اور محبت کے ساتھ شورش صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے طرز عمل پر [illegible] عقل و دلائل سے بات کریں۔ گالیوں اور دھمکیوں سے مسلک اہل سنت مرعوب نہیں ہوگا۔ [illegible] شورش صاحب! کوئی اہل سنت [illegible] نہیں [illegible] قتل کی دھمکیاں دے سکتے ہیں [illegible] خدا کے [illegible] نہیں ہو سکتے۔

اب [illegible] علماء اہل سنت نے شریعت اسلام کے احکام کی پاسداری فرمائی۔ شورش صاحب! [illegible] اور حضرت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ نے دیوبندیوں کی خود شائع کردہ کفریات سامنے رکھ کر [illegible] شریعت کا فتویٰ دیا ہے۔ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔ آپ خوف خدا اور خشیت الہی دل میں پیدا کریں اور مولوی محمود الحسن دیوبندی اور مولوی رشید احمد گنگوہی کو [illegible] ٹھنڈے دل سے اپنے ان بزرگوں کے ارشادات کا جائزہ لیں اور تحقیق میں [illegible] غور کریں کہ [illegible] ذیل خیالات پیش کرنے والے [illegible] کے لیے کیا [illegible] ہے جیسے آپ [illegible] جانتے ہیں؟ ملاحظہ فرمائیں آپ کے [illegible] مولوی محمود الحسن دیوبندی کا [illegible] سب دیوبندی شیخ الہند کے خطاب سے یاد کرتے ہیں) وہ اپنے پیر و مرشد مولوی رشید احمد [illegible]

(باقی [illegible])

شورش کا ابوالکلام "نوائے وقت" کی نظر میں

(۲)

روزنامہ "نوائے وقت" ابوالکلام آزاد کے متعلق ۱۳ مئی [illegible] کی اشاعت میں [illegible] وہ تعجب [illegible] کے نام سے ایک اداریہ [illegible] ہے:-

"حیرت اور سخت حیرت ہے کہ جس حکومت کے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد جیسا مفسر قرآن اور فاضل اجل ہو وہاں ہندوستان کے چار پانچ کروڑ مسلمانوں ہی کے نہیں بلکہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے احساسات کو علانیہ مجروح کیا جائے اور اس سے بڑھ کر حیرت ہے کہ مولانا آزاد ٹس سے مس نہیں ہوئے

سطوت توحید قائم جن نمازوں سے ہوئی ۔ وہ نمازیں ہند میں نذر برہمن ہو گئیں"

اسی نوائے وقت میں ابوالکلام آزاد کی وفات کے موقع پر ۲۳ مارچ [illegible] میں مذکور ہے کہ

"اس میں شک نہیں کہ ابوالکلام نے اپنی قومی زندگی کے پہلے دس بارہ سال میں نمایاں قومی خدمات انجام دیں، اور اگر تحریک خلافت و ترک موالات کے زمانہ میں ان کا انتقال ہو جاتا، تو انکی موت پر جتنا بھی ماتم کیا جاتا کم ہوتا۔ لیکن اس کے بعد جو [illegible] انکی زندگی میں جو انقلاب ہوا اور پینتیس سال تک وہ جس راستہ پر گامزن رہے، وہ خود رہنماؤں کے گمراہ ہو جانے کی ایک عبرتناک مثال ہے۔ ابوالکلام کے اس طرز عمل کو محض سیاسی اختلاف قرار دینے کی کوشش کی جاتی ہے مگر سوال یہ ہے کہ جو شخص [illegible] کے حصول کی خاطر موت و حیات کی جنگ میں اپنی ملت کا ساتھ دینے کی بجائے دشمن کا آلۂ کار بن جائے اگر محض سیاسی اختلاف ہے، تو پھر غداری کی کیا تعریف ہوگی؟ اور اگر میر جعفر اور ٹیپو سلطان کی طرح قائد اعظم بھی اپنی جدوجہد میں ناکام ہو جاتے، تو کیا اسکے نتائج پلاسی اور سرنگاپٹم میں شکست کے نتائج سے زیادہ تباہ کن نہ ہوتے؟ ہندوؤں نے اچھوتوں سے جو سلوک [illegible] ہندوستان میں [illegible] کا جو حشر ہوا اور نہرو کے "جمہوری اور سیکولر" بھارت میں مسلمانوں پر مظالم ہو رہے ہیں کیا سب اس حقیقت کا ثبوت نہیں کہ ہندو سامراج برطانوی سامراج سے بھی زیادہ تباہ کن ہے۔ اب اگر ہندو سامراج کے آلۂ کار ابوالکلام قابل تعریف ہو سکتے ہیں تو میر جعفر اور میر صادق کو کس بنا پر غدار قرار دیا جاتا ہے، اور انکے طرز عمل کو بھی سیاسی اختلاف کیوں نہیں کہا جاتا؟

ابوالکلام اور انکے [illegible] میں جو فرق ہے، وہ صرف زمانہ کا ہے۔ دو سو سال [illegible] ان غداروں کو تو صحیح بے نقاب کر دیا [illegible] ننگ دین، ننگ [illegible] لیکن زمانی قرب [illegible] اور پاس [illegible] مسلمانوں کی [illegible] پردوں میں چھپے ہوئے ہیں، مگر وہ دن دور نہیں جب حقیقت [illegible] میر جعفر اور میر صادق کے ساتھ "جعفر از بنگال [illegible]" کی [illegible] مجرم قوم [illegible] صف میں [illegible] نظر آئے گی۔"

[illegible] ابوالکلام کی تعریف کی ہے، وہ قرآن [illegible] مولانا ابوالکلام تھے۔ نہ کہ اس سے [illegible] شورش کا ابوالکلام [illegible] تعریف جسکو محض [illegible] کہنا چاہیے [illegible] اگر [illegible] ابوالکلام [illegible] ہوتی [illegible] مولانا [illegible] امام [illegible] موت عالم کی موت [illegible] اور ایک [illegible] کا جواز [illegible] ہو سکیں۔

[illegible] اور اس پر [illegible] کیا جاتا ہے لیکن ملت کے [illegible] ہونا چاہیے کہ پاکستان کے [illegible] دشمن اس [illegible] اور [illegible]

انور شاہ کا فتویٰ :- ابوالکلام آزاد کے متعلق "نوائے وقت" اور ظفر علی خاں کے تبصروں کے بعد اب آخر میں شورش کے ممدوح اور دیوبند کے مشہور عالم انور شاہ کشمیری کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیے جو ابوالکلام آزاد کے متعلق فرماتے ہیں:-

[illegible]

[illegible] الاسلام [illegible]

[illegible]

تو دیکھئے کہ ابوالکلام [illegible]

[illegible] اپنی رائے پر عمل کرنے والا [illegible]

[illegible] ہے :

امید ہے کہ اہل انصاف [illegible] اور شورش [illegible]

اکابر دیوبند کی متنازعہ گستاخانہ عبارات

علماء دیوبند کی نظر میں

[illegible]

اشرف علی کا کلمہ و درود

[illegible]

یہ عبارت کسی تبصرہ کی محتاج نہیں، ذرا سوچئے کیا کسی مسلمان کی زبان و قلم سے ایسے تحقیر آمیز گستاخانہ الفاظ نکل سکتے ہیں؟

چمار سے زیادہ ذلیل

(۷) ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان، اسمٰعیل دہلوی ص [illegible])

مولوی شبیر احمد عثمانی کا بھتیجا مولوی عامر عثمانی اس عبارت کے تحت رقمطراز ہے: اس میں مطلب یہ نہیں کہ اولیاء اور صحابہ تو ایک طرف رہے تمام انبیاء و رسل اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہیں ... یہ سمجھئے کہ شاہ اسمٰعیل صاحب کے الفاظ کی یہ تعبیر ہم اپنی طرف سے پیش کر رہے ہیں، نہیں یہ تعبیر تو اسی زمانہ میں کی گئی [illegible] دیکھ لیجئے کہ بعض حلقے [illegible] کہتے تھے کہ [illegible] لیکن شاہ صاحب نے بھی اس کی [illegible] کو درست و برحق ثابت کیا۔ اور (دیوبندی) علماء آج بھی ان الفاظ کو بے عیب اور برمحل سمجھ رہے ہیں۔ (ماہنامہ تجلی دیوبند فروری۔ مارچ [illegible] ص [illegible])

بڑے بھائی کی سی تعظیم

(۸) اولیاء انبیاء جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے [illegible] ان کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ (تقویۃ الایمان ص [illegible])

اس عبارت میں تمام اولیاء و انبیاء کو بڑا بھائی ظاہر کرکے ان کی تعظیم صرف بڑے بھائی کی سی قرار دی گئی ہے، حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔ (الحدیث)

"اعجاز مسیح"

(۹) مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم
(مرثیہ گنگوہی از محمود حسن دیوبندی ص [illegible])

اس شعر میں رشید احمد گنگوہی کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر فوقیت دے کر ایک جلیل القدر رسول کی جس طرح تحقیر و تنقیص کی گئی ہے وہ واضح ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام تو صرف مُردوں کو زندہ کرتے تھے اور رشید احمد گنگوہی مُردوں کو بھی زندہ کرتا تھا اور اس سے بڑھ کر یہ کہ زندوں کو مرنے ہی نہ دیتا تھا۔

مر کر مٹی میں ملنے والا

(...) میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (تقویۃ الایمان ص [illegible])

اس عبارت میں تین طرح کا ظلم ہے، ایک یہ کہ اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افتراء کیا گیا ہے کہ گویا آپ نے یہ فرمایا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں، حالانکہ آپ نے قطعاً کسی حدیث میں ایسا نہیں فرمایا۔ بلکہ اس کے برعکس یہ فرمایا ہے کہ نبی اللہ حی یرزق یعنی اللہ کا نبی وفات کے بعد بھی زندہ ہوتا ہے اور اس کو رزق دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص [illegible])

دوسرا یہ کہ اس میں ایسے عامیانہ و گھٹیا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کہ جنہیں دیوبندی حضرات اپنے کسی بڑے کے لئے اور معمولی سے معمولی آدمی کے لئے بھی کبھی استعمال نہیں کرتے کہ وہ مر کر مٹی میں مل گیا ہے۔

تیسرا یہ کہ اس میں عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا گیا ہے اور عقیدہ ظاہر کیا ہے کہ معاذ اللہ حضور مر کر مٹی میں مل گئے ہیں۔ اور اس میں صرف دنیوی و حقیقی زندگی کا ہی انکار نہیں بلکہ جسم شریف کی حفاظت و سلامتی پر بھی حملہ ہے کہ معاذ اللہ وہ مٹی میں مل گیا ہے۔ (معاذ اللہ)

شان الوہیت پر حملہ

(۱۰) "تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلا جہت و محاذات ... ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است"
(ایضاح الحق مولوی اسمٰعیل دہلوی ص [illegible])

اس ناپاک عبارت میں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و ضلالت ہے۔ گویا معاذ اللہ خدا تعالیٰ زمان و مکان کا محتاج اور صفات حدوث سے متصف ہے۔ حالانکہ یہ عقیدہ بالکل عظمت و شان الوہیت اور اسلام و مذہب حق اہلسنت و جماعت کے سراسر خلاف ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دیوبندی وہابی مذہب صرف شان رسالت کا ہی نہیں بلکہ عظمت و شان الوہیت کا بھی منکر ہے [illegible] کی اس عبارت پر بھی [illegible] کفر لازم آتا ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

جیسا کہ [illegible] کہ علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات [illegible] اس قسم کی توہین آمیز و خلاف اسلام عبارات [illegible] ان کی کتب [illegible] موجود ہیں۔ [illegible] گستاخانہ عبارات علماء دیوبند اور اختلاف کی جڑ [illegible] علماء بریلی و علماء دیوبند کے درمیان اصل وجہ نزاع ہیں [illegible] علماء دیوبند [illegible]

علماء دیوبند پر جو الزامات لگائے گئے ہیں ان کے وہ مختلف حصے بن گئے ہیں۔ [illegible] علماء پر [illegible] ظاہر کرتے ہیں [illegible] لیکن [illegible] کیا گیا کہ [illegible] جن کی بناء پر [illegible] جاتا ہے۔

بہر حال محمد علی [illegible] عبارات سب کے سامنے ہیں۔ جو اردو زبان میں صاف و صریح الفاظ میں ہیں، ہر وہ شخص جو مسلمان کہلاتا ہے اور [illegible] ایک ذرہ برابر بھی ایمان و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و احترام رکھتا ہے۔ وہ خوف خدا و محاسبۂ آخرت کو پیش نظر رکھتے [illegible] تعصب و جنبات کو بالائے طاق رکھ کر غیر جانبدارانہ طور پر ٹھنڈے دل و دماغ سے ان [illegible] پر غور کرے۔ اور دیکھے کہ کیا یہ ناپاک عبارات شان رسالت پر کھلا حملہ نہیں ہیں؟ کیا ان میں عظمت و مقام رسالت کی توہین و تحقیر و تنقیص [illegible] کیا یہ عبارات عقائد اسلام کے ساتھ کھلم کھلا تصادم اور تعلیمات حدیث و قرآن کے سراسر خلاف نہیں ہیں؟ کیا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام میں ان کی کوئی گنجائش ہو سکتی ہے؟ کیا یہ عبارات واقعی کفر و ارتداد کا سامان نہیں ہیں؟

تعصب و جانبداری، ضد و ہٹ دھرمی ایک الگ چیز ہے، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ خود خواص دیوبند بھی مختلف مواقع پر یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ واقعی ان عبارات میں کفر ہے، توہین و گستاخی ہے، بے احتیاطی، بدسلیقگی اور حدود اعتدال سے تجاوز ہے۔ اور ان کے [illegible] دینے والے اور ان کا دفاع کرنے والے [illegible] خطرناک ہے۔ اگرچہ بعض حضرات نے ان [illegible] کو بعینہٖ [illegible] اور ان [illegible] قرار دیا ہے [illegible] علماء دیوبند کی طرف ان کی نسبت کو غلط قرار دیا ہے۔ لیکن ان [illegible] کے باوجود یہ بات بہر حال واضح و ظاہر ہے کہ یہ ناپاک عبارات سب کو تسلیم ہیں [illegible] [illegible]

یہ سب [illegible] دیوبندی گستاخانہ عبارات کی [illegible] دیوبندی حضرات کی [illegible] ملاحظہ فرمائیے اور دیکھئے کہ ہر دو دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر اپنے اپنے انداز میں ان حضرات نے کن الفاظ میں تبصرہ فرمایا ہے۔

مولوی مرتضیٰ حسن ناظم تعلیمات دیوبند

[illegible]

بعض علماء دیوبند واقعی ایسے ہی تھے، جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا، تو خانصاحب پر ان علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی، اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے جیسے علماء اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لئے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علماء اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا، اگر [illegible] اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں، چاہے وہ لاہوری ہوں یا قادیانی ہر چند کہ وہ خود کافر ہو جائیں گے، کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ (اشد العذاب [illegible])

اس عبارت کو ایک بار پڑھئے اور غور فرمائیے کہ اس میں کیسے الفاظ میں شیعہ کی طرح علماء دیوبند کی تکفیر کی تائید کی گئی ہے۔ اور جس طرح علماء اسلام پر مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کفریہ کی بناء پر اس کی تکفیر فرض ہے۔ اسی طرح علماء دیوبند کے گستاخانہ عقائد کی بناء پر اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی پر علماء دیوبند کی تکفیر کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے نزدیک علماء دیوبند واقعی ایسے ہی تھے، جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا، اس لئے تو آپ نے حکم شرعی ان کی تکفیر فرمائی۔ بقول مولوی مرتضیٰ حسن صاحب کے جب اعلیٰ حضرت پر مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی، اور آپ نے محض اس فرض کی ادائیگی کے لئے ان کی تکفیر فرمائی تو اب دیوبندی حضرات کو آپ سے کیا شکایت ہے؟ اگر علماء دیوبند کی عبارات واقعی گستاخانہ و قابل تکفیر نہ ہوتے تو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح علماء دیوبند کی تکفیر کیسے فرض قرار دیتے؟ دیوبندی حضرات کو چاہئے کہ تعصب و عناد کو بالائے طاق رکھ کر مولوی مرتضیٰ حسن صاحب کی عبارت پر غور کریں اور انصاف فرمائیں بلکہ اس عبارت کو جلی حروف میں لکھ کر اپنی مساجد و مدارس میں آویزاں کریں۔

ماہر القادری دیوبندی ایڈیٹر فاران کراچی

● [illegible] یہ درست ہے کہ بعض متقدمین علماء دیوبند سے تقطیعوں میں بے احتیاطی ضرور ہوئی ہے، یا تحریریں اور خوبصورتی کے ساتھ [illegible] میں بھی جا سکتی تھیں ... ہمیں اعتراف ہے کہ لفظوں کی بے احتیاطی اور بدسلیقگی کے سبب خود ان کے مسلک کو نقصان پہنچا۔

● [illegible] ان دیوبندی بزرگوں کی کتابوں کے بعض تحریریں، جملوں اور [illegible] عبارتوں کا ... [illegible] کر دیا ہے، کہ ان عبارتوں کے نامہ [illegible] ناپاک پہلو قوم کے سامنے آ رہے ہیں اور [illegible] جملہ عبارات [illegible] تصور ہو رہا ہے۔
([illegible])

ماہرالقادری نے علماء دیوبند کی گستاخیوں کو جانچ پرکھ کر نہایت واضح الفاظ میں اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ واقعی ان عبارات میں بے احتیاطی و بے سلیقگی موجود ہے اور ان غیر محتاط عبارتوں میں کوئی قرینہ و توجیہ کارگر نہیں پائی جاتی۔ یہ سب کچھ انہیں عبارات کے متعلق کہا گیا ہے۔ جنہیں علماء حق کی وجہ سے توہین و کفر قرار دیا گیا ہیں چونکہ ماہر صاحب دیوبندی ہیں۔ اور یہ ان کا گھر کا معاملہ تھا۔ اس لئے انہوں نے ذرا نرم الفاظ استعمال کر کے علماء دیوبند کے ساتھ رعایت فرمائی ہے لیکن اس سے حقیقت واقعی پر کوئی اثر نہیں پڑتا یہ تو بہر حال ثابت ہو گیا کہ یہ عبارات واقعی قابل گرفت ہیں۔ اور کوئی دیوبندی دامن بچا کر اس راستے سے نہیں گزر سکتا۔

● **محمد ادریس صاحب دیوبندی کا کہنا**

"میں صراط مستقیم، براہین قاطعہ، حفظ الایمان رسالہ الامداد، اور مرثیہ محمود الحسن نامی کتابوں کے مصنفین اور علماء دیوبند کا عقیدت مند ہوں لیکن ان کی عبارات پر سوال کو نہیں لگ سکی ہیں۔" (ماہنامہ تجلی دیوبند اگست و ستمبر [illegible])

دیکھئے ان صاحب نے بھی صاف صاف اس حقیقت کا اظہار فرما دیا ہے کہ علماء دیوبند کی مذکورہ کتابوں کی گستاخانہ عبارتیں میرے دل کو نہیں لگ سکی ہیں کیونکہ محض اس لئے کہ ان میں شان رسالت کی توہین و گستاخی پائی جاتی لیکن برا ہو شخصیت پرستی اور بیجا تعصب و قبیحانہ عقیدت کا کہ یہ حقیقت تسلیم کر لینے کے باوجود بھی ادریس صاحب ان گستاخانہ عبارتوں پر مطمئن نہیں ہے پھر بھی کہتے ہیں کہ میں ان کتابوں کے مصنفین اور علماء دیوبند کا عقیدت مند ہوں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہی وہ مہلک بیماری ہے جس میں عام طور پر دیوبندی مبتلا ہیں۔ کہ ان مذکورہ عبارتوں کو تو یہی گستاخانہ کفریہ اور ناقابل قبول قرار دیتے ہیں لیکن جب ان گستاخانہ کفریہ عبارتوں کے مصنفین (اکابرین) کا نام سامنے آتا ہے۔ تو شخصیت پرستی کی رو میں بہہ کر حیلے حوالے لیتے ہیں اور عشق ناموس رسالت کی حمایت کی بجائے اپنے علماؤں کے افتراءات کی تائید و حمایت میں لگ جاتے ہیں۔ اور ان کی عقیدت کے باعث کلمہ حق سے خاموش ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر یہی عبارتیں ان کے علماء کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب ہوں۔ تو انہیں ان لوگوں کو کافر قرار دینے میں ذرہ بھر تامل نہ ہو۔

● **مولوی عامر عثمانی فاضل دیوبند**

● — ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ [illegible]

اشتباہ و التباس (مولانا حسین احمد مدنی) کا انداز تحریر واقعی غیر محمود و ناقابل اجتناب ہے بلکہ ہم راویوں کے اور بھی بزرگوں سے کہیں کہیں ایسا زور بشریت۔ الفاظ و ادا کی ایسی لغزشیں ہو گئی ہیں کہ انہیں قابل اصلاح کہا جانا چاہئے" (ماہنامہ تجلی دیوبند فروری مارچ [illegible])۔

● — میں صاف صاف کہتا ہوں کہ ان (علماء دیوبند) کی بظاہر اعتراض۔ غلط آمیز۔ اور وحشت آمیز تحریروں میں بھی عرف عام کے الفاظ و اسلوب کے لحاظ سے ہی بہت سے ایسے ٹکڑے ہیں۔ جنہیں فرق مراتب کے ساتھ قابل اصلاح اور قابل ترمیم اور واقعی حذف کیا جا سکتا ہے بلکہ سرے سے اجتناب بھی کئے ہی ٹکڑے واقع نظر ہیں۔ (ماہنامہ تجلی دیوبند اگست و ستمبر [illegible])

عامر صاحب نے بڑی عجلت کے ساتھ اس حقیقت کو تسلیم کر کے ہاتھ اٹھا دیا ہے کہ واقعی ان کے بزرگوں سے ایسی لغزشیں ہوئی ہیں۔ جو لفظی و معنوی لحاظ سے قابل اعتراض۔ غلط آمیز۔ وحشت آمیز ہیں۔ قابل اصلاح۔ قابل ترمیم۔ اور واقعی لغو و قابل حذف ہیں۔ اور یہ بات اپنی جگہ بالکل ظاہر ہے کہ عامر صاحب اپنے بزرگوں کی مذکورہ قابل اعتراض عبارات کے متعلق اتنا کچھ کہنے پر محض اس لئے مجبور ہو گئے ہیں کہ ان میں فی الواقع توہین آمیز مضامین موجود ہیں۔ گستاخانہ زہریلا مواد پایا جاتا ہے۔ ورنہ انہیں اپنے بزرگوں کی عبارات کے متعلق ان الفاظ کے اظہار کی کیا ضرورت تھی؟ صرف اتنا فرق ہے کہ چونکہ وہ دیوبندی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اور بذات خود فاضل دیوبند ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے بزرگوں کی کچھ نہ کچھ رعایت کرتے ہوئے سب کچھ کہنے کے باوجود توہین و گستاخی کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ اور حضرات علماء بریلی کا قصور اتنا ہے کہ وہ عامر صاحب کے الفاظ میں صرف اتنا اضافہ فرماتے ہیں۔ کہ "علماء دیوبند کی ان عبارات میں چونکہ حضور شان رسالت کی توہین و تحقیر و تنقیص پائی جاتی ہے۔ اس لئے ان باتوں کو حذف کر کے لکھنا شرعی طور پر لازم ہونے کے لئے ان سے توبہ کرنا بھی ضروری ہے" لیکن چونکہ عامر صاحب کی طرح کے آدمی نہیں ہیں۔ اس لئے صرف اتنی بات پر علماء بریلی کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا ہو جاتا ہے۔ گالیاں دی جاتی ہیں۔ تہمت اتہامات لگائے جاتے ہیں۔ اور طرح طرح کے کیا جاتا ہے سب کچھ دنیا کو دھوکہ دینے کے

غلط ہو سکتا ہے لیکن آخرت میں ان باتوں سے کام نہیں چل سکے گا۔

● — عامر عثمانی صاحب کی مذکورہ بالا تحریرات کے علاوہ ان کا ایک اور بیان بھی قابل غور ہے جس میں انہوں نے اکابر دیوبند کے دینی غلطیوں سے بیزار ہونے کی بنا پر مولوی حسین احمد مدنی پر بھی یہی الزام عائد کیا ہے۔ کہ

● — حضرت مولانا مدنی ارشاد فرمایا کہ ان نے شیخ جیسے اہل حق کی پیروی میں کوتاہی کی۔ اہل حق کا فریضہ ادا کرنا ہے۔ اور اکابر دیوبند کی غلطیوں سے رجوع کرنے میں کہاں تک خلوص و جرأت سے کام لیا ہے؟ (ماہنامہ تجلی دیوبند فروری مارچ [illegible])

اس عبارت میں بھی اکابر دیوبند کی غلطیوں کا صاف اعتراف اور ان سے رجوع نہ کرنے پر افسوس کیا گیا ہے۔ اور اکابر کو الزام دیا گیا ہے کاش اہل دیوبند ان حقائق پر غور کریں۔

● **دیوبندیت کا مایہ ناز فرزند شورش کاشمیری**

● — ان اکابر (حضرات علماء دیوبند) سے گندی، واہیات، لرزہ خیز، جھوٹی، غلط اور گستاخانہ اور کفریہ عبارتیں منسوب کی گئی ہیں جو یہ اجازت دینے کے لئے قطعا تیار نہیں کہ وہ بریلوی لوگ (علماء دیوبند) کے خلاف ہی باتیں کہیں جو انہوں نے کبھی نہیں کہی ہیں"

(چٹان [illegible])

● — ہندوستان میں احمد رضا اور ان کے حواریوں نے علماء حق سے گستاخانہ باتیں منسوب کیں۔ (چٹان [illegible])

شورش صاحب نے یہاں پر بھی واضح الفاظ میں تسلیم فرما لیا ہے۔ کہ علماء دیوبند کی طرف جو گستاخانہ عبارات منسوب ہیں۔ وہ گندی، واہیات، لرزہ خیز، جھوٹی، غلط اور گستاخانہ اور کفریہ ہیں۔ اب رہی یہ بات کہ علماء دیوبند کی طرف یہ گستاخانہ و کفریہ عبارات غلط طور پر منسوب ہیں۔ اور انہوں نے یہ باتیں نہیں کہی ہیں۔ تو یہ محض دعویٰ اور دھونس دھاندلی ہے اگر شورش صاحب یا ناواقف سے کام لیتے اور اپنے علماء کی طرف ان عبارات کی نسبت کی صحت معلوم کرنا چاہتے تو۔ ان عبارتوں کو علماء دیوبند کی جن کتابوں کے حوالوں سے بیان کیا جاتا ہے۔ وہ نہیں بھی ساتھ ساتھ دیکھ کر خود کتابوں کا موازنہ کر سکتے تھے اگر یہ عبارات علماء دیوبند کی کتب میں موجود ہوتیں۔ اور یقینا ہیں۔ تو وہ انصاف و دیانتداری کی بنا پر اقرار کر لیتے کہ واقعی ان عبارات کی بنا پر علماء دیوبند گستاخی و کفر کے مرتکب ہیں [illegible]

حذف نہ کیا جائے۔ اس وقت تک علماء دیوبند کی پوزیشن خدا نخواستہ صاف نہیں ہو سکتی۔ اور اگر یہ عبارات علماء بریلی کی نشاندہی کے مطابق علماء دیوبند کی کتب میں موجود نہ ہوتیں تو وہ بڑی خوشی کے ساتھ یہ اعلان فرما سکتے تھے کہ میں نے علماء دیوبند کی اصل کتابوں کو دیکھا ہے ان میں یہ گستاخانہ و کفریہ عبارتیں نہیں ہیں۔ اور اگر ہیں تو اس طرح نہیں۔ اور ان کا یہ مطلب ہے۔ یہ تھا ایک معقول و دیانتدارانہ طریقہ جسے شورش صاحب کو اختیار کرنا چاہئے تھا۔ لیکن یا خدا کے ساتھ ان کتابوں کو دیکھے بغیر چٹان میں جھٹ سے ان کا صرف یہ لکھ دینا کہ مذکورہ عبارات علماء دیوبند نے کبھی نہیں کہی ہیں۔ اور ان کی طرف ان کو غلط طور پر منسوب کیا جاتا ہے۔ تو کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اور ایسے مجذوب کی بڑ سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں دی جا سکتی۔

مولانا غلام نبی فاضل دیوبند [illegible]

علماء دیوبند کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں "کیا آپ حضرات کی نظر کبھی اپنی کتابوں پر نہیں پڑی۔ اگر آپ کو یہ مسائل معلوم ہیں تو تو آپ نے کبھی ان کے خلاف آواز اٹھائی؟ آپ کو تو بھی فرصت ہی یہ مسائل ان کتابوں سے نکال پھینکتے۔ تاکہ مسلمان گمراہ نہ ہوں۔ لیکن آپ نے کبھی ادھر التفات ہی نہیں کیا۔ محترم حضرات ذرا غور و فکر فرمائیے آپ کس تنزل میں ہیں۔ مسلمانوں کو کس طرح سے میں دھکیل رہے ہیں۔ اور پھر اپنے انجام پر بھی نگاہ رکھئے۔ آخر سب کچھ یہ دنیا ہی تو نہیں۔ ایک ایک لفظ کا جواب دینے کا وقت آ رہا ہے۔ اس وقت کیا کہہ کر خلاصی کرانے کا سوچ رکھا ہے۔ دنیا والوں کو تا دیر اور تحریفوں سے دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ کیا خدا کو بھی فریب دیا جا سکتا ہے؟

(روزنامہ تسنیم لاہور ۱۸ اگست [illegible])

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

ولیعہد شورش کا فرض ہے کہ اسلام و قرآن و حدیث کے مطابق ثابت کریں اور پھر ان گستاخانہ عبارتوں اور ایسی کتابوں کو [illegible] دیں اور ان سے توبہ کر کے اپنی آخرت کو محفوظ کریں۔ گالیاں بکنے جھوٹے اتہامات لگانے سے بات ختم نہ ہو گی۔ اور اس سے علماء دیوبند کی پوزیشن صاف نہیں ہو سکے گی۔ کاش شورش صاحب اس اصولی چیز و معقول بات پر غور و فکر فرمائیں۔

وزیرِ قانون کا بیان

لاہور ۲۳ نومبر۔ صوبائی وزیر قانون شیخ خورشید احمد صاحب نے اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ بیان فرمایا ہے کہ حکومت کا گروہ بندی اور فرقہ وارانہ جھگڑوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور چونکہ ملک میں ہر شخص کو مذہبی آزادی اور اظہار خیال کی آزادی ہے۔ اسلئے حکومت کسی فرقہ کو اپنے خیالات کی تبلیغ سے روکنا نہیں چاہتی لیکن اس کے ساتھ حکومت یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتی ہے کہ حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر حال میں امن عامہ کو برقرار رکھے گی۔

دکھ سے لکھنا پڑتا ہے کہ ۲۲ نومبر ۱۹۶۲ء کو ہفت روزہ "چٹان" لاہور کے ایڈیٹر شورش کاشمیری نے جب سے فرقہ وارانہ مہم شروع کی ہے اس وقت سے اب تک وزیر قانون صاحب اس سلسلے میں مختلف مقامات پر متعدد بیانات دے چکے ہیں جن میں سے ایک تازہ بیان اس وقت ہمارے سامنے ہے جہاں تک اظہار خیال و مذہبی آزادی کا تعلق ہے۔ ہر محب وطن پسند و جمہوریت کا خواہاں اس کا خیر مقدم کرے گا۔ لیکن اگر کوئی شورش پسند اس آزادی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ملک میں بد امنی و شورش پیدا کرے اور منافرت کی فضا پیدا کرنے کا مرتکب ہو تو ہر محب وطن کی طرف سے یقیناً اس کی مذمت کی جائے گی اور حکومت پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس صورت میں ملک کا امن و امان برقرار رکھنے کے لئے شورش پسندوں کا محاسبہ و گوشمالی کرے۔ چنانچہ وزیر قانون نے مذکورہ بیان کے آخر میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ بر واقع حقیقت وزیر قانون کی طرف سے اس سلسلہ میں متعدد بیانات کے باوجود تا حال شورش پسندوں کے خلاف کوئی اقدام نہیں کیا گیا۔ وزیر موصوف کے اس اعلان کے بعد کہ حکومت کا فرقہ وارانہ جھگڑوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمیں اس بات پر اصرار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن حکومت نے [illegible] شورش و فرقہ وارانہ [illegible] کے [illegible] شورش کاشمیری [illegible] کے پس پردہ [illegible] جو خصوصی [illegible]

شورش کا چیلنج و فرار

شورش کاشمیری صاحب نے سواد اعظم اہلسنت و جماعت کے خلاف جو مہم شروع کی ہوئی ہے اس میں انہوں نے صرف ایک معقول بات کی تھی اور وہ یہ کہ [illegible] دیوبندیوں کی طرف اور [illegible] علماء اہلسنت بریلی کی طرف سے بھی [illegible] اس سلسلہ میں فیصلہ کن [illegible] تھا کیونکہ شورش صاحب کے چیلنج کردہ تین آدمیوں میں سے ایک غیر مقلد تھا۔ اور دو اساتذہ دیوبند کے غیر ذمہ دار مولوی تھے۔ اور ان سے کوئی ذمہ دارانہ و فیصلہ کن گفتگو متوقع نہیں تھی۔ اس لئے ہم نے شورش صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اس گفتگو کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ شورش صاحب اپنے چیلنج کردہ تینوں ناموں کے حق میں دستبرداری۔ لاہور، ملتان اور کراچی کی دیوبندی تنظیموں سے اتحاد کا اعلان کرائیں۔ مگر افسوس کہ شورش صاحب اس معقول بات پر قائم نہ رہے اور اس فیصلہ کن و اصولی چیز سے اسی طرح راہ فرار اختیار کی اور ایسے خاموش ہوئے کہ انہوں نے چٹان کے تازہ شمارہ (بابت ۳۰ نومبر) میں اس کے متعلق ایک لفظ تک نہیں لکھا۔ اور وہی ہوا۔ جس کا خدشہ ہم نے پہلے ظاہر کیا تھا کہ جس طرح [illegible] میں جامع مسجد وزیر خان لاہور کے فیصلہ کن مناظرہ میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اکابر علماء اہلسنت کے سامنے نہیں آئے تھے اسی طرح اس فیصلہ کن مرحلہ پر شورش صاحب بھی خود چیلنج دینے کے باوجود میدان سے بھاگ گئے۔ تعجب ہے ان دیوبندی حضرات پر کہ جو دنیا کے سامنے تو یہ شور مچاتے ہیں کہ علماء بریلی ہمیں کافر کہتے ہیں۔ لیکن جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اپنی گستاخانہ عبارات کو قرآن و حدیث اور اسلام کے ترازو میں تول کر اپنا مسلمان ہونا ثابت کرو تو اس صورت میں یہ حضرات میدان سے صاف بھاگ جاتے ہیں۔ اور اپنی [illegible] مختلف حیلوں بہانوں سے [illegible] ہیں علماء دیوبند کا اس سلسلہ میں شروع ہی سے یہ طریقہ چلا آیا ہے۔ حالانکہ [illegible] اگر [illegible] کے ساتھ اس قضیہ کو ختم [illegible] کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان پر لازم ہے کہ [illegible] وہ شورش صاحب کے چیلنج کے متعلق [illegible]

شرم اس کو مگر نہیں آتی

شورش کاشمیری کو پہلے ہم صرف ایک ایڈیٹر و شاعر کی حیثیت سے جانتے تھے لیکن اب جو اس کی قلعی کھلی ہے تو یہ بات کھل کر سامنے آئی ہے کہ اس کو جھوٹ لکھنے میں جو مہارت تامہ حاصل ہے وہ دوسرے کسی شخص کو حاصل نہیں۔ تمام کاذبات کے ڈھیر اکٹھے کئے جائیں اور پھر انہیں کشید کر کے خلاصہ نکالا جائے تو اس سے جو عرق تیار ہوگا۔ وہ یقیناً شورش کاشمیری کا وجود نامسعود ہوگا۔ [illegible] استادی [illegible] کو [illegible] ہے۔ شورش [illegible] اور [illegible] غیر مقلدین [illegible] دیوبند شورش کی پشت پر ہیں۔ اس لئے ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ شورش اور اس کی جمعیت [illegible] کتاب [illegible] قرآن [illegible] کذب بیانی [illegible] فریب کاری کی چند مثالیں ملاحظہ فرمایئے۔

● — شورش [illegible] بدزبانی [illegible] کا الزام لگایا ہے۔ [illegible] چٹان [illegible] شمارہ [illegible] شورش [illegible] کے اس [illegible] کی بابت [illegible] بھی [illegible] [illegible] اہلسنت پر [illegible] بدزبانی کا الزام لگاتا ہے۔ ع۔ شرم اس کو مگر نہیں آتی۔

● — شورش نے حضرات علماء اہلسنت پر انگریزی ایجنٹی کا الزام لگایا ہندوستان کو دارالاسلام قرار دینے کا سہارا لیا ہے۔ ہم اس کے جواب میں یہ ثابت کر چکے ہیں کہ اکابر علماء دیوبند خود انگریز کے ایجنٹ [illegible] علامہ [illegible] ہندوستان کو دارالاسلام قرار دینا انگریزی ایجنٹی کی دلیل نہیں۔ کیونکہ خود علماء دیوبند اور دیگر اکثر علماء نے ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیا تھا [illegible] اہلسنت کا [illegible] شورش کاشمیری

لئے وہ علماء اہلسنت کی انگریز دوستی کا ثبوت دیا۔ وہ علماء دیوبند کے انگریزی ایجنٹ ہونے کا انکار کر سکا۔ لیکن اس کے باوجود اب بھی وہ برابر علماء اہلسنت پر بلاوجہ انگریز دوستی کا الزام لگا رہا ہے۔

ع۔ شرم اس کو مگر نہیں آتی۔

● — شورش کاشمیری پے در پے بریلوی علماء اہلسنت کو علماء سو فرقہ ضالہ بدعتی اور ناصبی و مشرک بنا رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود تمام علماء اہلسنت پر یہ الزام لگاتا ہے کہ وہ گالیاں دیتے ہیں اور مسلمانوں کو کافر و مشرک بناتے ہیں۔

ع۔ شرم اس کو مگر نہیں آتی۔

(بقیہ وزیر قانون کا بیان) وہ حقیقت کو [illegible] شورش کاشمیری کی مدد کوئی اور ہو گا اور وہ اس طرح ملک میں شورش و بدامنی پیدا کرتا اور جتنا شورش کے خلاف ہر طرف سے احتجاج ہوا ہے اگر اتنا احتجاج کسی اور کے خلاف ہوتا تو حکومت فوراً اس کا محاسبہ کرتی اور اس کا ناطقہ بند کر دیتی۔ لیکن نامعلوم حکومت شورش پر اتنی مہربان کیوں ہے۔ کہ وہ ایسے نازک وقت میں بھی اتنی منافرت انگیزی و شورش پسندی کے باوجود نہ صرف یہ کہ حکومت کی گرفت سے محفوظ ہے بلکہ سرکاری اشتہارات سے بھی برابر فیضیاب ہو رہا ہے۔ حالانکہ جہاں تک اہل پاکستان کی معلومات کا تعلق ہے شورش کا ماضی نہایت شرمناک ہے۔ اور وہ قیام پاکستان کا بدترین مخالف رہا ہے۔ اختلاف اپنی جگہ پر ہے۔ اور عقائد و نظریات کا اختلاف کوئی نئی بات نہیں ہے۔ فروعی و اصولی اور تکفیر و عدم تکفیر کے متعلق ہر مسئلہ پر سنجیدگی و اطمینان کے ساتھ معقول طور پر افہام و تفہیم اور اظہار اختلاف کی صورت ممکن ہے۔ لیکن شورش کاشمیری نے اس میدان میں جو رویہ اختیار کیا ہے اور اہلسنت و جماعت کے عقائد و جذبات اور مقدس واقعات و شخصیات پر کیچڑ اچھالنے اور غنڈوں اور شہدوں کی طرح بازاری گالیاں دینے اور جھوٹ و بہتان تراشی کا جو رویہ اختیار کیا ہے وہ قطعاً ناقابل برداشت ہے۔ اور کوئی محب وطن شریف انسان اس کی حمایت و حوصلہ افزائی نہیں کر سکتا۔ کاش ارباب حکومت [illegible]

شگوفے

عطاء المصطفیٰ جمیل کولوی

"اندھوں میں کانا راجہ"

آپ نے یہ مثل تو کافی مرتبہ سنی ہوگی اور اس کا معنی بھی جانتے ہوں گے۔ لیکن آیئے میں آپ کو اس مثل کا ماخذ اور واقعاتی مفہوم سمجھاؤں۔

ہر وہ شخص جو یہ کہے کہ "شریعت کا علم حضور سے بڑھ کر ہے۔ حضور ہم کو بھی مل گئے ہیں۔ حضور ہم جیسے بشر ہیں وغیرہ" وہ وغیرہ کور اور سو آنے اندھا ہے۔ کوئی پندرہ سال سے ان مذہبی اندھوں کا ایک بہت بڑا ٹولہ تیار ہو رہا تھا۔ لیکن ان اندھوں کو اپنے لئے کوئی معقول راجہ نہیں مل رہا تھا۔ یہ گروہ اس مسئلے میں اتنا الجھ گیا تھا کہ یہ مسئلہ ان کی ضروریات دین میں سے ہو گیا تھا۔ ناچار ہو کر انہوں نے طیب جی کو ہندوستان سے بھیجا کہ شاید ہمیں پاکستان ہی سے اپنا راجہ مل جائے۔ سو طیب جی نے یہ راجہ چن ہی لیا اور وہ ہے "کانا شورش" اور یہ مثل مذہبی اندھوں پر صادق آ گئی۔ "اندھوں میں کانا راجہ"

اب خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان اندھوں نے اپنے کانے راجہ کی کیا تنخواہ مقرر کی ہے؟ یا اسے ہر ایک وقت میں معقول رقم سے نوازا ہے؟

آپ کہیں گے کہ گستاخان بارگاہ رسالت تو پورے اندھے ہیں لیکن شورش کانا کس طرح ہے؟ تو آیئے میں آپ کو بتاؤں۔

شورش ایک طرف تو صحابۂ امت اور علمائے ملت کو سب و شتم کا نشانہ بناتا ہے اور دوسری طرف اپنے آپ کو پیر مہر علی شاہ گولڑوی کا مرید ظاہر کرتا ہے اور کبھی کبھار بھولا بھٹکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بھی لکھ ڈالتا ہے۔ گویا وہ ایک آنکھ کا اندھا ہے اور دوسری آنکھ سے بینا۔

لیکن یہ حقیقت ہے کہ ان پورے دو قوں مذہبی اندھوں نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو چھوڑ کر اس کانے کی پیروی اور اتباع اختیار کی ہے جو عنقریب ان کو ہلاکت، تباہی اور نامرادی کے گڑھے میں ڈال دے گی۔ ؎

اذا کان الغراب دلیل قوم   فیھدیھم الی طرق الہالک

چٹان کا مطالعہ کرتے ہیں تو سارے کا سارا چٹان گالیوں، بازاری گالیوں اور بازاری نقطوں سے بھرا ہوتا ہے۔ ہمیں تو یہ نصیحت کرتا ہے کہ بڑوں کو برا مت کہو۔ اور خود دیدہ دلیری سے بزرگان دین کو گالیاں بکتا چلا جا رہا ہے۔

دیگراں را نصیحت، خود را فضیحت

گویا شورش پاکستان کی آستین کا ایک ایسا دو مونہہ والا سانپ ہے جو ایک منہ سے بڑوں کو اچھا اور دوسرے منہ سے اچھوں کو برا کہتا ہے۔ ؎

بھولی آئی ہے کہ اچھوں کو برا کہتے ہیں

غیر جانبدار یعنی "ابن الدراہم والدینار"

کون ہے وہ شخص جو لفظ غیر جانبدار کو نہیں جانتا اور کیوں نہ ہو کیونکہ ہمسایہ ملک بھارت کے پردھان منتری نہرو کی خارجہ پالیسی تھی۔ کبھی وہ غیر جانبداری کا ڈھنڈورا پیٹا کرتا تھا لیکن آج کل وہ اچانک مغربی ممالک کے آگے جھک گیا ہے۔ چین سے برائے نام جنگ کا فراڈ بنا کر وہ مغربی ممالک سے بے پناہ سامان جنگ بٹور رہا ہے۔ جاننے والے یہ جانتے ہیں کہ یہ سارا اسلحہ وہ پاکستان کے خلاف استعمال کرے گا۔ لیکن اہل نظر پر یہ حقیقت بھی مخفی نہیں کہ نہرو کسی کا سگا نہیں آج نہیں تو کل نہرو ضرور اپنے گندے ہاتھ پھیلائے گا اور پھر غیر جانبداری کی پالیسی اختیار کرے گا۔

تلک الایام نداولہا بین الناس۔ انقلابات ہیں زمانے کے۔ بالکل نہرو کی مانند آج سے دو مہینے پہلے شورش بھی غیر جانبدار یعنی ابن الدراہم والدینار ہوا کرتا تھا لیکن طیب جی کا ہندوستان سے پاکستان آنا تھا کہ اچانک شورش کی غیر جانبداری جاتی رہی اور لگایک اس نے مذہب حق اہل سنت کے خلاف بیہودہ الزامات اور بزرگان دین کو گالیاں بکنا شروع کر دیا۔ اس کا رد عمل یہ ہوا کہ نہرو کی طرح شورش کو بھی درہم و دینار ملنے لگے۔ "الحسن بانشار" والے کا بازار گرم ہو گیا۔ وہ چند دنوں کی نگاہوں میں قدر و منزلت سے دیکھا جانے لگا۔ سیف الاسلام، مجاہد الاسلام، شیخ الاسلام اور نہ جانے کیا کیا خطابات ملنے لگے۔ لیکن یہ بات ضرور یاد رہے کہ جس طرح نہرو کسی کا سگا نہیں بالکل اسی طرح شورش بھی کسی کا نہیں۔ وہ تو "ابن الدراہم والدینار" ہے۔ شورش اسی کا ہے جو اس کی مٹھی گرم کرے۔

(باقی آئندہ)

اے پاکستانی بھائیو! ہم عقیدہ پیش کرتے ہیں کہ ان دنوں یعنی احرار سابق کانگریسی مولویوں اور لیڈروں سے ہوشیار رہو۔ یہ کبھی بھی پاکستان میں اس طمانیت کے حامی نہیں ہیں۔ ... تحریک ... احرار ... ہیں ان کا پہلے ہی سے وطیرہ رہا ہے کہ ملک میں شور و غوغا بپا رہا سب تحریکیں ان احرار نے اٹھائیں چندے جمع کئے ... نام ... اپنا بھی خود ... کورٹس ... خوب چندے جمع کر کے اپنا جیبیں بھر لئے۔ ان کی ... یہ ... سے ... اور ... رہا ہے یہ پرانا ...

پاکستان کا دو مونہہ والا
"سانپ آستین"

"اس پوار اشتہار لگانا منع ہے"

آپ اکثر سرکاری اور غیر سرکاری عمارت کی دیواروں پر لکھا ہوا دیکھیں گے جس پر یہ تحریر لکھی ہوتی ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ جس شخص نے دوسروں کو روکا جا رہا ہے۔ لکھنے والا خود اسی فعل کا مرتکب ہے اس لئے کہ یہ عبارت بھی تو ایک اشتہار ہی ہے۔

مجھے اسی قسم کا مسئلہ آج کل شورش سے پیش آ رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ فلاں بن فلاں صالح امت (بقول اس کے) کو برا بھلا نہ کہو (یعنی برے کو برا نہ کہو) لیکن دوسری طرف جب ہم

الراقم مولانا آغا بخش نوری قصوری

معراج کے دولہا

گئے شوق سے دل کی نو رخدا معراج کے دولہا
محمد مصطفیٰ حبیب کبریا معراج کے دولہا
زمیں سے آسماں تک بن گیا اک نور کا رستہ
فرشتے حاضر خدمت ہوئے فوراً سلامی کو
ملائک حور و غلماں قدس میں مسرور و شاداں ہیں
میں جل جاؤں کا سدرہ سے جبرئیل ... آگے
وہاں تو کوئی نہ تھا یہاں پر اذن حق بھی ہے
نکتی ہے یاد ورت ... لامکاں پر ہیں
ہیں ذیب مسند ... معراج کے دولہا
امام ... انبیا سرور کے دولہا
ہوئے جب جلوہ ... معراج کے دولہا
گئے سوئے خدا حبیب مصطفیٰ معراج کے دولہا
جناں میں آگئے ... معراج کے دولہا
کہا جبریل نے یا مصطفیٰ معراج کے دولہا
وہاں ہوئے یہاں ہیں مصطفیٰ معراج کے دولہا
نہ کیوں ہوں شافع روز جزا معراج کے دولہا

مقدر کیوں نہ ہو معراج مومن کو نمازوں میں
ہیں تابخشش جب امام و مقتدا معراج کے دولہا

★

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بنام مولوی زین العابدین خطیب مسجد کچہری بازار لائل پور و مولوی تاج محمود خطیب ریلوے مسجد اسٹیشن لائل پور۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ اور ہم مل کر پرچم اسلام تلے اہل اسلام کو مجتمع کر کے "اعتصموا بحبل اللہ جمیعا" کی زندہ تصویر بنتے اور بناتے، اور متاعِ گراں مایہ یعنی مملکت خداداد پاکستان کو اتحاد و یگانگت کے انمول موتیوں سے مرصع و مزین کرتے لیکن وائے شومی قسمت کہ آپ نے اس جانب التفات نہ فرمایا، اور اپنے فرائض کو طاقِ نسیاں کی تاریکیوں میں رکھ کر اہل اسلام کے رہے سہے اتحاد کو شورش کاشمیری کی تقریری و تحریری "چٹان" سے پاش پاش کر دیا۔ صرف لائل پور ہی نہیں بلکہ سارے ملک میں مخاصمت و مناصمت، فتنہ و فساد کی آگ لگا دی، جس کے نتیجہ میں اہل سنت و جماعت کے مشہور خطیب حضرت مولانا حافظ محمد شفیع صاحب اوکاڑوی پر دورانِ تقریر کراچی میں قاتلانہ حملہ ہوا، اور دھوکل میں ایک عالم دین کو محض اسلئے قتل کر دیا گیا کہ وہ دیوبندی و دہابی عقائد سے بیزار تھے لعن اللہ من تعدی بقتلہ۔ ....

اس پر آپ اور آپ کی دیوبندی جماعت کے سینوں کی آگ نہیں بجھی، بلکہ نارِ عناد اور آتشِ فساد کو مزید بھڑکانے کے لیے علمائے اہل سنت و جماعت کو اب مناظرہ کے چیلنج بازی شروع کر دیئے چنانچہ شورش کی بوریش نامی ہفت روزہ جو لائلپور سے شائع ہوا کے صفحہ پر لکھا ہے کہ ......

رضاخانی بریلوی جماعت کو چیلنج، اور "چٹان" مورخہ ۳۰ جولائی کے صفحہ پر درج ہے کہ ......

صاحبزادہ فیض الحسن، صاحب جن عقیدوں کے حوالے دیتے ہیں ان کے بارے میں ایک کمیٹی بنتی ہے کہ ان کی طرف سے مولانا عبد اللہ درخواستی، علامہ خالد محمود اور قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور ان کی طرف سے کوئی سے تین افراد جو انہیں منظور ہوں ایک پبلک جلسہ میں جمع ہو کر ان عبارتوں کے بارے میں فیصلہ کر لیں کہ اپنے مطالب و معانی کی رو سے ان میں سو ادب کا کونسا پہلو اور وہ کونسی بات ہے جو عشق رسول پر پوری نہیں اتر رہی ہے، اس بات میں منصف خود عوام ہوں گے۔ کیا صاحبزادہ صاحب اور ان کی جمعیت کے ارکان تیار ہیں؟ ......

اگرچہ ہم بنا ازیں ان علماء اہل سنت بریلوی مسلک و مرکز کے لیے مناظرہ کو مفید و فلاح مفید نہیں سمجھتے، لیکن دیوبندی مچھڑے کے اصرار کے بعد چیلنج قبول کرنے سے سوا کوئی چارہ گریز بھی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ ہماری مذہبی غیرت کے منافی ہے، ہم یہ تو برداشت کر سکتے ہیں کہ ہمارا آموں پانی سے سستا سمجھ کر بہا دیا جائے، لیکن یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے کہ اظہر پاکستان کے مخالف، سرکار ہندوستان کے وظیفہ خوار، انگریز فرنگی کے پجاری آوازے بھی مناظرہ کا چیلنج دیں اور ہم یونہی خاموش بیٹھے تماشا دیکھیں۔ رسول عربی فداہ ابی و امی کے رب کی قسم ایسا ہرگز نہ ہو گا ؎

فان ابی و والدہ و عرضی ٭ لعرض محمد منکم وقاء

اگر مناظرہ کے چیلنج آپ کے مشوروں سے شائع ہوئے ہیں (کہ ہو الظاہر) تو گزارش ہے کہ دوسروں کے کندھوں پر بندوق رکھ کر چلانا شاہسواروں کا کام نہیں بلکہ پرلے درجے کے کمینے اور گھٹیا قسم کے بزدل لوگ ایسا کیا کرتے ہیں۔ آپ صاحبان بذاتِ خود میدان میں تشریف لایئے۔ علماء دیوبند آپ کے بیٹھا ہیں، ان کے چہروں پر گستاخی رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے جو سیاہ داغ اور بدنما دھبے لگے ہوئے ہیں، انہیں خود دھو یئے، اور اپنے ہاتھوں سے صاف کیجئے، یہ نہایت اہم بات ہے کہ اس میں ہمارے اور آپ کے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں، اس سعادت سے بنفسِ نفیس مستفیض ہو جیئے۔ آپ کی سہولت کے لیے اکابر علماء اہل سنت کو تکلیف دیئے بغیر بحیثیت تعالٰی میں خود اس پبلک جلسہ میں آپ سے گفتگو کروں گا۔ اور اراذل دیوبند اسماعیل دہلوی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، محمود الحسن دیوبندی حسین علی واں بھچراں وغیرہ کی ناقابل اعتبار کتب "تقویۃ الایمان، صراط مستقیم، تحذیر الناس، براہین قاطعہ، فتوی رشیدیہ، مرثیہ گنگوہی، الجہد المقل، حفظ الایمان، اقامت بوں بلغۃ الحیران" وغیرہ کے جیسیوں فقرے ایسے دکھاؤں گا جو اسلام کے سراسر مخالف اور عشقِ رسول علیہ السلام کے قطعاً منافی ہیں اور

بنا سپتی نبی کے راستہ بتانیوا...

مندرجہ ذیل امور

۱ ۔ قادیانی مذہب کا سنگِ بنیاد دیوبندی مولویوں نے ...
۲ ۔ دیوبندی مذہب میں "خاتم النبیین" کے معنی آخری نبی کا ...
۳ ۔ دیوبندی مذہب میں اگر رسول اکرم علیہ السلام کے بعد کوئی ...
۴ ۔ دیوبندی مذہب میں آنِ واحد میں کروڑوں محمد رسول اللہ ...
۵ ۔ دیوبندی مذہب میں اُمتی اپنے نبی سے عمل میں بھی بڑھ جاتے ہیں ...
۶ ۔ دیوبندی مذہب میں انبیاء سابقین کی نبوت اصل نہیں، عارضی ...
۷ ۔ دیوبندی مذہب میں نبیوں کی تعظیم صرف بڑے بھائی سی کر...
۸ ۔ دیوبندی مذہب میں رسول اکرم علیہ السلام مر کر مٹی میں مل گئے ...
۹ ۔ دیوبندی مذہب میں رسول اکرم علیہ السلام کسی چیز کے مختار ...
۱۰ ۔ دیوبندی مذہب میں انبیاء علیہم السلام اللہ کے روبرو ایک ذرہ ...
۱۱ ۔ دیوبندی مذہب میں انبیاء علیہم السلام اللہ کی شان کے آگے چمار ...
۱۲ ۔ دیوبندی مذہب میں رسول اکرم علیہ السلام کا نماز میں خیال لانا، بیل ... ہے، بلکہ نمازی مشرک ہو جاتا ہے۔
۱۳ ۔ دیوبندی مذہب میں خدا تعالیٰ کا جھوٹ بولنا، چوری کرنا، بلکہ ہر جرم کا ...
۱۴ ۔ دیوبندی مذہب میں رسول اکرم علیہ السلام کو تو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہ ...
۱۵ ۔ دیوبندی مذہب میں ہندوؤں کے سودی روپے کی لگائی ... دینا بھی حرام ہے۔
۱۶ ۔ دیوبندی مذہب میں رسول اکرم علیہ السلام کے لیے علم غیب ...
۱۷ ۔ دیوبندی مذہب میں جیسا علم رسول اکرم علیہ السلام کو ہے، ایسا علم ...
۱۸ ۔ دیوبندی مذہب میں رشید احمد گنگوہی "بانی اسلام" ...
۱۹ ۔ دیوبندی مذہب میں رشید احمد گنگوہی جنتی بہشت ...
۲۰ ۔ دیوبندی مذہب میں رشید احمد گنگوہی کے کالے ...
۲۱ ۔ دیوبندی مذہب میں صرف نبی ہی نہیں، بلکہ اللہ ... کام کر لیتے ہیں تو خدا کو پتہ چلتا ہے۔
۲۲ ۔ دیوبندی مذہب میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ...
۲۳ ۔ دیوبندی مذہب میں نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "حاضر ناظر" ماننا ... "حاضر ناظر" ہیں۔
۲۴ ۔ دیوبندی مذہب میں وہ محفلِ میلاد جس میں صحیح روایات ... کرنے والے ہندوؤں سے بدتر ہیں۔
۲۵ ۔ دیوبندی مذہب میں انبیاء علیہم السلام ہر قسم کے جھوٹ سے ...

مندرجہ بالا پچیس امور ثابت کرنے پر ہی اکتفا نہ کروں گا، بلکہ پبلک جلسہ میں ... اس بہتانِ عظیم کی حقیقت واضح کرتے ہوئے بتاؤں گا کہ صلحائے اُمت کو کافر کہنا ...

...ون تھے؟ آئیے فیصلہ کرلیں!

(مولانا احسان الحق ملکوتی)

...ت کروں گا کہ

...ال ہے۔

...خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا۔

...ہو سکتے ہیں۔

...(...)

...سے کمتر ہیں۔

...زیادہ ذلیل ہیں۔ (معاذ اللہ)

...کی صورت میں غرق ہونے سے زیادہ برا ہے، اور اس سے نماز ٹوٹ جاتی

...ن ہے۔

...شیطان کو ساری زمین کا علم ہے۔

...کا پانی پینا جائز ہے، لیکن امام حسین (رضی اللہ عنہ) کی سبیل میں چندہ

...شرک ہے، لیکن بچوں، پاگلوں، جانوروں کو غیب کا علم ہے۔

...بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔

...ہے، اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے افضل۔

...بلکہ "کریم فرشتہ" ہے۔

...کا لقب "یوسفِ ثانی" ہے۔

...بندوں کے کاموں کی کوئی خبر نہیں ہوتی، جب بندے

..." کہنا جائز ہے۔

...تو شرک و کفر ہے، لیکن اشرف علی تھانوی وغیرہ دیوبندی پیر

...ناجائز، بلکہ فسق و حرام اور خرافات سے ہے، اور اس کے معتقد

...نہیں ہوتے۔

...کے اس ملعون الزام کی بھی تردید کروں گا کہ بریلوی علماء امت کو کافر کہتے ہیں۔

...کے دانے کے کروڑویں حصہ کے برابر بھی کسی شخص میں ایمان ہو، تو علماء اہل سنت بریلوی

اسے بھی کافر نہیں کہتے، بلکہ اسے مومن جاننا ضروری سمجھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک صرف وہی انسان کافر ہے جو ضروریات دین میں سے کسی ایسے امر کا انکار کرے جس کا ضروری فی الدین ہونا قطعی طور پر ثابت ہو، مثلاً وہ خاتم النبیین کے معنی الشیوت اجماعی معنی کا انکار کرے، یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں، جانوروں کے علم سے تشبیہ دے، یا آپ کے علم پاک سے شیطان کے علم کو زائد جانے وغیرہ وغیرہ۔

بہت ممکن ہے کہ اس سلسلہ میں یہ بھی ثابت کروں کہ امام اہل سنت سیدنا اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جن دیوبندی مولویوں کی عبارات کفریہ پر فتویٰ لگایا تھا، وہ فتویٰ کسی دنیوی منفعت پر مبنی نہ تھا، بلکہ محض عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی اس کا موجب و مقتضی تھا چنانچہ حضرت دیوبندی کی قدیم تیاگا بے دیش سپاہ شورش کاشمیری لکھتا ہے کہ :-

"مولانا تھانوی نے فرمایا میرے دل میں احمد رضا کے لیے بے حد احترام ہے وہ ہمیں کافر کہتا ہے لیکن عشق رسول کی بنا پر کسی اور غرض سے تو کافر نہیں کہتا۔" (چٹان ۲۳-اپریل ۱۹۶۲ء)

تیز تھانوی کا اسلحا بانت ودلیا وقت رضی اللہ عنہم کو کافر و مشرک کہنا دیوبندی مذہب کا بنیادی مسئلہ ہے، سرکار ابد قرار علیہ السلام کا حق کہنا اور اکرنے کے لیے دیوبندیوں نے جو مذہب ایجاد کیا ہے، اس نے لاکھوں مسلمانوں کے سینے کفر کی مشین گنوں سے چھلنی کر دیے ہیں۔ اس صورت میں کھوکھ حالیہ سے مناظرہ کی اجازت آپ کو حاصل کرنا ہوگی، کیونکہ چیلنج آپ کی جانب سے شائع ہوتے ہیں، اور ہم اصرار شدید کے بعد منظور کر رہے ہیں۔

اگر میدان میں تشریف لانے سے آپ گھبرا رہیں، تو پھر جلسے میں ہی اپنی بہتری سمجھیں، تو از راہ نوازش شورش کے تین ناموں کے متعلق اپنا اور اپنے دیگر دیوبندی متعلقین کا تائیدی بیان ضرور شائع کریں، تاکہ ہم بھی بارشاد مدیر سواد اعظم جناب مولانا غلام معین الدین صاحب نعیمی اپنے تین علماء کے ناموں کا اعلان کر سکیں۔ اگر شورش کے پیش کردہ تین مولویوں پر آپ کو اعتماد نہیں، تو اس سے بھی مطلع کریں۔

حافظ محمد احسان الحق خطیب جامع مسجد انجمن رشید لائل پور

پاکستان میں مذہب کا نام لیکر ایسے افراد سامنے آئے ہیں جو سابق میں نظریہ پاکستان کے دشمن تھے

(از مفتی غلام قادر کشمیری خطیب ماڈل ٹاؤن کراچی)

اب سے مؤرخ ہر قبیل کی تاریخ کا مطالعہ و مشاہدہ کرنے والے افراد اچھی طرح جانتے ہیں کہ ۱۹۴۰ء میں قائد اعظم کی تحریک پر لبیک کہنے والے اور قیام پاکستان کی تحریک میں حصہ لینے والے کون کون افراد و علماء تھے جایک تاریخی حقیقت ہے کہ ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۷ء تک ہندوستان میں صرف علماء اہل سنت ہی جماعتیں، ابریلی، مراد آباد، لکھنؤ، دہلی کے علماء ہی تھے، جو پورے ہندوستان کے طول و عرض میں تمام پاکستان کی تحریک میں شریک رہے، یا پنجاب میں حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ یا حضرت دیوان سید آل رسول صاحب سجادہ نشین اجمیر شریف۔ یہی وہ بزرگ شخصیتیں تھیں جنکی قیادت میں پورا پاکستان کی تحریک کی حمایت کیجاتی۔ پورے کا پورا دیوبند اور ان کے متعلقین اسی طرح احراری ٹولہ، اور مودودی جماعت، یہ سارے کے سارے خالفین پاکستان کو کفرستان، پلیدستان، قائداعظم کو کافر اعظم کہتے رہے، اور یہ تمام عناصر تحریک پاکستان کی مخالفت میں از اول تا آخر کانگریس کے ہمنوا رہے۔ پاکستان بننے کے بعد یہ کانگریسی ذہنیت والے خادم پاکستان بن کر وارد ہو گئے۔ اس وقت سے اب تک کی تاریخ شاہد ہے کہ دیوبندی، احراری، مودودی افراد ظاہر بھی تو اختلافی مسائل اور تکفیر بازی کے اقدامات کرتے رہے ہیں، اور کبھی تو مذہب اسلام کا نام لیکر قوانین کی تبدیلی کی مہم شروع کرتے ہیں۔ اب سے چند ماہ قبل مشاورتی کونسل کی رکنیت کے لیے اپنے علماء کے نام پیش کرتے رہے، اور اب یہ کہہ رہے ہیں کہ مشاورتی کونسل میں کوئی عالم نہیں ہے۔ ان حضرات کو معلوم ہونا چاہیے کہ عالم ہونے کا مدار دیوبندیت پر نہیں، پاکستان میں ہزاروں عالم وہ ہیں جنکا کوئی تعلق دیوبند سے نہیں رہا۔ جن لوگوں نے ساری عمر پاکستان کی مخالفت کی انھیں کیا حق ہے کہ وہ اس سلسلے میں خامہ فرسائی فرمائیں۔

ہر شہر میں
ایجنٹوں کی ضرورت ہے
۲۵ فیصد کمیشن دیا جاتا ہے
پرچوں کی واپسی نہیں ہوگی
ہر دو اشاعت پر حساب بیباق کرنا لازم ہوگا

از: اُمید ما سوی بریلی

شورش کے پردے میں دیوبندی وہابی کا متحدہ معاہدہ

ہفت روزہ چٹان، لاہور کے مسلسل کئی شماروں سے ہذیانات، افتراءات اور دشنام طرازی کا مسلسل جاری ہے اور ابھی یہ سلسلہ ختم ہوتا نظر نہیں آتا ——— سب وشتم اور بدزبانی اور انداز بیان کا اختیاری سلسلہ ہے جو چٹان کے صفحات پر جلوہ گر ہے ——— علماء اہلسنت پر سب وشتم اور سوقیانہ انداز بیان کوئی نئی بات یا نئی عادت نہیں۔ یہ عادت بہت پرانی ہو چکی ہے اور کہنہ و فرسودہ ——— ان تمام افتراءات و ہذیانات کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ علماء اہلسنت نے وہابیہ دیابنہ کو ان کے اقوال کفریہ کی ان صریح گستاخیوں اور توہینوں پر جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کی تھیں شریعت اسلامیہ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں اول تو ان کو توبہ و رجوع کا مشورہ دیا اور جب باصرار بھی وہابیہ دیابنہ توبہ و رجوع پر آمادہ نظر نہ آئے تو ان پر حکم کفر لگایا ——— اس حکم کفر پر القاب وہابیہ آتش زیر پا ہو گئے اور یہ سلسلہ کم و بیش ایک صدی سے جاری ہے۔ ——— خود اسمٰعیل دہلوی کے زمانے میں امام مجاہدین حضرت مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا فضل رسول صاحب بدایونی قدس سرہ العزیز نے اسمٰعیل دہلوی کا ہر طرح رد کیا۔ اور وہ جواب سے عاجز آ کر ہمیشہ فرار ہی اختیار کرتے رہے۔ اور اس کے بعد اسمٰعیل کے مقلدین نے اسمٰعیل کی نیابت سنبھالی اور اسی کی گدی پر بیٹھے اور اسی انداز میں سب وشتم کا سلسلہ شروع کر دیا۔ علماء اہلسنت نے ان کے ملفوظات و ہذیانات پر بھی گرفت فرمائی اور ان کی گالیوں پر دھیان دیا۔ آپ وہ عظمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو گئے۔ اور وہ تمام گالیاں جو ذات رسالت کو دی جا رہی تھیں ان گالیوں کا آماجگاہ اپنی ذات کو بنا لیا۔ کم از کم ان دشنام دہندوں کا رخ تو ہمیں ذات مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہٹ کر ہماری طرف ہو گیا کہ ہماری عزت و آبرو جان مال و اولاد تو بالآخر اسی بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عطیہ ہے اور نہ کبھی علماء اہلسنت نے گالیوں کا جواب گالیوں سے دیا۔ اور نہ وہ اشتعال انگیز مضمونوں سے کبھی مرعوب ہوئے۔ وہ ہمیشہ حق کے لئے سینہ سپر رہے اور باطل سے برسر پیکار ——— یہاں تک کہ ہر فرقہ باطلہ خصوصاً وہابیہ دیابنہ خائب و خاسر ہو کر مٹی میں مل گیا اور فلاح و بہبود کی تمام امیدیں کان لم تکن شیئاً مذکورا ہو گئے ——— اب پھر [illegible] منظم سازش کی بنا پر سوچی سمجھی اسکیم کے تحت خود اپنی طرح وہابیہ [illegible] شروع کر دیئے۔ بقول [illegible] مولانا حبیب الرحمن صاحب [illegible] شورش پسندوں [illegible] اہلسنت [illegible] معلوم ہے کہ ان شورش پسندوں اور فتنہ انگیزوں ہی [illegible]

[illegible] یہ بازو بہت آزمائے ہوئے ہیں [illegible] بعد [illegible] قرآنی [illegible] کافروں میں [illegible] ان کی تمام وفاداریاں [illegible] پلیٹ فارم [illegible] کرتا تھا کہ

"یہ قائد اعظم ہے کہ ہے کافر اعظم"

لیکن ہم اہلسنت نے [illegible] کی جماعت کا رخ [illegible] کانگریس کے بجائے مسلم لیگ اور پاکستان کا وفادار تھا۔ [illegible] پاکستان کے [illegible] قائد اعظم کو کافر اعظم کہا جا رہا تھا ———

جو ہرجائی و بازاری ہندو دھرم کے پرچار کرتے رہے ہیں [illegible] اور [illegible] خاص مقصد کے تحت علماء اہلسنت پر افتراءات اور سب وشتم کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ چنانچہ [illegible] شورش کی اشاعت [illegible] کی گئی ہیں اور جو بازاری اور طرز بیان اختیار کیا گیا ہے۔ وہ یقیناً اشتعال پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ نظم و نثر میں دل کھول کر گالیاں دی گئی ہیں۔ ایک خاص نمبر کا بھی اعلان کیا گیا ہے [illegible] ہو گا ان ہی مختصر شماروں سے اس کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

بہرحال مقصد یہی ہے کہ کسی طرح اصل موضوع سے ہٹ کر یہ شورش فتنہ و فساد کی شکل اختیار کرے اور اس فتنہ و فساد کی آڑ میں [illegible] ننگا ناچ ناچنے کا موقع مل جائے ——— یقیناً یہ کسی منظم سازش [illegible] کا نتیجہ ہے۔ اور اس کی تہہ میں کوئی سیاسی غرض کارفرما ہے جس طرح [illegible] اور مدح صحابہ کی تحریکوں کو سیاسی اغراض کے لئے استعمال کیا گیا [illegible] بالفرض محال تحریک ختم نبوت خلوص و للہیت کی بنا پر تھی تو مرزا قادیانی [illegible] خود اسی جماعت کے ایک فرد نے ختم نبوت کا صراحتاً انکار کیا تھا اور [illegible] کہ "بالفرض اگر آپ کے زمانے میں یا آپ کے بعد بھی کوئی نبی [illegible] تو بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا"۔ اس کے علاوہ تحریک ختم نبوت [illegible] چل گئی ——— بات یہی ہے کہ یہ بات اپنے گھر کی تھی اسی لئے اسے [illegible] اور سیاسی خاص غرض کے تحت [illegible] قادیانیوں کے خلاف [illegible] دیا گیا۔ وہ بھی کسی سیاسی لیڈر کے اشارہ چشم و ابرو پر ہوا تھا اور [illegible] اہلسنت کے خلاف جو آج متحدہ محاذ بنا لیا گیا ہے۔ اور اس میں تمام وہابیہ [illegible] شریک ہیں خواہ وہ ہندوستان کے ہوں یا پاکستان کے۔ یہ بھی کسی خاص سیاسی مصلحت اور یقیناً پاکستان کے کسی بدنام لیڈر کے اشارے پر ہو رہا ہے۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اس وقت حکومت پاکستان اپنی تعمیری ترقی میں مصروف ہے اور موجودہ حکام پاکستان نے ملت فروش، خود غرض اور [illegible] لیڈروں کو ان کی غداری اور ان کی ضمیر فروشی کی بنا پر بے دست و پا کر دیا ہے۔ اور اب یہ لیڈر اپنی گرتی ہوئی ساکھ کو سنبھالنے کے لئے کوشاں ہیں ایسے وقت میں اس شورش اور فتنے کو عالمگیر بنانے کی کوشش میں جاری ہیں۔ غرض یہ سب کچھ سیاسی مصلحت کے تحت ہو رہا ہے وہابیہ دیابنہ کی [illegible] ہاتھوں میں جان ڈالنے کی کوشش یہ ایک ایسا فتنہ ہے جس کا مٹا دینا [illegible] ہے۔ باطل ہمیشہ حق سے نبرد آزما ہوتا آیا ہے اور ہمیشہ ہی اسے [illegible] پڑی ہے۔ کفار و مشرکین کے علاوہ منافقین نے بھی آفتاب رسالت مصطفوی کے مقابل چراغ کو بھی روشن کرنے کی کوشش کی [illegible] لیکن انجام جو کچھ ہوا وہ ظاہر ہے۔ اب پھر باطل اپنی ناپاک آندھیوں سے [illegible] اور شورش پسند علماء اہلسنت پر سب وشتم کر کے یہ ناپاک مقاصد پورے کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے [illegible] عظمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] اور واضح طور پر کہتے ہیں کہ تمہارا یہ افتراء کہ علماء اہلسنت نے توہین مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (نعوذ باللہ) کی ہے۔ ایسا جھوٹ اور ایسا بہتان ہے کہ جس کی مثال کسی کذاب سے کذاب کے یہاں نہیں مل سکتی۔ اور [illegible] ثبوت لاؤ۔ دلیل پیش کرو ——— اور ہم [illegible] کہتے ہیں [illegible] کہ تم علماء حق کی کسی کتاب کی تحریر سے بھی ایسا ادنیٰ ثبوت پیش نہیں کر سکتے کہ معاذ اللہ انہوں نے استخفاف رسالت کی جرأت کی ہو [illegible] یہ کام تمہارا ہے تمہارے اکابر و اصاغر کا ہے۔ ان کا [illegible] کی [illegible] سے اسلامی فضائیں مکدر ہو گئی ہیں ———

سواد اعظم میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

تذکرہ حسن پر تبصرہ

(تھانویوں کے تقدس کا پردہ چاک)

(قسط دہم)

ہم نے پچھلے شمارے میں "تذکرہ حسن" مصنفہ جمیل احمد صاحب پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ لکھا تھا کہ ہم اس کتاب کا مکمل پوسٹ مارٹم کریں گے اور یہ بھی بتائیں گے کہ مفتی محمد حسن صاحب جامعہ اشرفیہ (جس کو دار الکذب لکھنا زیادہ مناسب ہے) کے بانی کیسے بن گئے۔ اور اس سلسلے میں جیسا کہ معلوم ہوا ہے پچھلے شمارے کا مضمون لکھنے کے بعد ایک اور کتاب دستیاب ہوئی ہے جس کے صفحات ... ہیں اور نائیٹل پر لکھا ہے "روئیداد سالانہ جامعہ اشرفیہ لاہور ۱۳۷۰ھ" شائع کردہ جامعہ اشرفیہ لاہور۔ یہ روئیداد دار الکذب اشرفیہ کے سالانہ جلسہ میں تقسیم کی گئی۔ اور وہاں سے جناب محترم ابو الاسرار بدری صاحب بھی ایک عدد لے آئے تھے۔ تذکرہ حسن پر تبصرہ کرنے سے قبل ہم یہ چاہتے ہیں کہ پہلے اس مختصر کتاب سے بطور ثبوت چند سطور ہدیہ قارئین کر دیں۔ اس روئیداد میں "دار الکذب" اشرفیہ کی تاریخ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

"تقسیم ملک سے قبل امرتسر میں تقریباً چالیس سال سے "مدرسہ نعمانیہ" کے بابرکت نام سے ایک دینی و علمی درسگاہ تھی .... پاکستان بننے کے بعد اس درسگاہ کی نشاۃ ثانیہ لاہور کی سرزمین پر مقدر ہوئی ....

نشاۃ ثانیہ کے وقت اس کے نام میں یہ تبدیلی کی وجہ سے ہوئی کہ اس کے بانی حضرت العلام مفتی محمد حسن صاحب قدس سرہ اور دیگر خدام و اراکین کو اس کی نسبت حضرت حکیم الامت مجدد الملت شیخ الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہم العزیز کی ذات والا صفات کے ساتھ ... بنا بریں ان ہی کے اسم گرامی سے برکت حاصل کرتے ہوئے اس کا نام "جامعہ اشرفیہ" تجویز کیا گیا۔ (روئیداد جامعہ اشرفیہ صفحہ ۲)

اس روئیداد کی عبارت پر مفتی صاحب کو "جامعہ ہذا کے بانی و سرپرست و مہتمم لکھا ہے۔ تاریخی نام سے یہ عبارت ہیں سے ... (چالیس برس پیشتر) مفتی صاحب کو جامعہ اشرفیہ یعنی مدرسہ نعمانیہ کا بانی لکھا ہے ... اس کا قیام مقام امرتسر آج سے قریباً چالیس برس پیشتر بتایا ہے۔

اتنا ہے دو تین سال پیشتر مدارس اسلامیہ عربیہ کی ایک مصور تاریخ شائع ہوئی تھی جس کے مرتب یہ سندی مولوی حافظ نذر احمد صاحب ہیں۔ اس کتاب کی تدوین کے وقت مفتی صاحب زندہ موجود تھے۔ اس میں بھی لکھا ہے کہ:

"جامعہ اشرفیہ قیام پاکستان سے قبل مسجد نور امرتسر میں مدرسہ نعمانیہ کے نام سے چالیس سال قبل ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ء میں قائم ہوا تھا ...... مدرسہ کے بانی و سرپرست اور مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم جو کہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ سے وابستہ رہے۔ اس لئے اس کا نام بھی جامعہ اشرفیہ رکھا گیا (جائزہ مدارس عربیہ صفحہ ۴۰)

یہاں یہ لکھا ہے کہ مدرسہ نعمانیہ مسجد نور میں تھا۔ مگر تذکرہ حسن صفحہ ۲۰

پر یہ تحریر ہے کہ مفتی صاحب مسجد خیر الدین میں پڑھاتے تھے۔

مفتی صاحب کے انتقال کے بعد شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قریشی نے جو مفتی صاحب کے گہرے دوست معلوم ہوتے ہیں ایک مضمون لکھا۔ وقت میں تعلق جس میں آپ نے یہی تحریر کیا کہ امرتسر میں "ان کا اپنا مدرسہ تعلیم بھی ختم ہو گیا" ـــــ قریشی صاحب نے بھی حق دوستی ادا کرتے ہوئے ان کو اس مدرسے کا بانی بنا دیا۔

اسی طرح اور بھی کئی مقامات پر اس طرح کی تحریریں پڑھنے میں آتی رہتی ہیں جن کو ہم نے مختصر طور پر ضروری سمجھا ... کیا ہے تاکہ اس دار الکذب کا بانی کون تھا یہ بالکل واضح ہو جائے ہمیں ان چیزوں کی ضرورت پڑے گی۔ مزید ثبوت کے لئے اب بھی ہمارے پاس مواد کافی جمع ہو چکا ہے۔ ان شاء اللہ اور بھی ہو رہا ہے جو کوشش جاری ہے۔ اب ہم اس دروغ بے فروغ کی قلعی کھولتے ہیں اور ان کی تحریروں سے ثابت کریں گے۔ اور دیوبندیوں کے دام تزویر میں پھنسے ہوئے سادہ لوح مسلمان ان کے فریبوں سے آگاہ ہو کر تائب ہو جائیں گے۔

مفتی محمد حسن صاحب کی وفات پر "الاعتصام" لاہور اہل حدیث کے اداریہ میں بھی اسی کو صاف طور پر تحریر ہے۔

"دیوبند سے فراغت آوری کے بعد مستقل طور پر مولانا نور احمد صاحب کے مدرسہ نعمانیہ میں چلے گئے اور وہیں تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔"

(الاعتصام لاہور ۹ جون ۱۹۶۱ء صفحہ ۳ کالم ۲ سطر ۲۳)

ان کی وفات کے بعد آپ کے حالات لکھتے ہوئے حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب نے (جو دیوبندیوں کے حالات لکھتے رہتے ہیں) ماہنامہ "امیر مستقیم" ... لاہور کی ... خراب کرنے کا سامان کیا۔ مگر ان کو کیا پتا تھا کہ مفتی صاحب نے اور ان کے ... ہے ... حکیم صاحب موصوف کے قلم سے بھی ... غیر ارادی طور پر ... سچی بات نکل گئی ... تھی:

"دیوبند سے واپسی پر حضرت مولانا نور احمد نے آپ کو مدرسہ نعمانیہ میں مدرس مقرر کر دیا۔"

(... اسلام فروری ۱۹۶۲ء صفحہ ...)

تو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا -

تذکرہ حسن کے مرتب جمیل احمد صاحب لکھتے ہیں:

"بعد فراغ تعلیم ... حضرت مفتی صاحب امرتسر ہی میں درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ آپ کی قابلیت کی بنا پر مولوی نور احمد صاحب بعد مدرسہ نعمانیہ کا ... بنا دیا گیا۔"

اسے کہتے ہیں "دروغ را حافظہ نباشد" ـــــ مرتب تذکرہ کو اتنا ضرور یاد رہا ہے کہ ... لاہور میں آ کر مدرسہ نعمانیہ کے بانی بن گئے تھے یا ہم نے بنا دیا تھا اسی لئے ہمارے تذکرہ حسن میں یہ کسی مقام پر نہیں لکھا کہ مدرسہ نعمانیہ کے بانی مولوی نور احمد صاحب تھے۔

پیغام صبا

از رشید دبیب
شبیہ ... محوت

اگر نہ ہاں بھی قدر کا ہم چرچا کریں
چل نکلی ہر طرف تیرگی کی آگ ہو گئے
گلستاں میں آگئے ہوئے نقش تھا ...
جلتے ہیں جو جلا کریں نام مقدس کے قریب
توحید کے پاسباں بن گئے ہیں غلام ...
احمد ... سبھی ... نہیں ...
دبیب چلا ... ادب ... کے مزار ...

بھٹکے ہوئے کاروان کو منزل سے آشنا کریں
... کی نظر سے بات ... کریں
اولیاء کے نام سے کر ... توڑا کریں
... صبح و شام ... کریں
عشق کی ... کرتے ہیں ...
گیارھویں کے نام سے ... کریں
... جاتے ... سے ...

دیکھ کر ... حال ... سے ...
تیغ دعا دبیب کر ... یہی ادا کریں

معلوم ہوتا ہے کہ مولانا نور احمد ... کے خلاف ... اس ... موجود نہیں۔

افراط میں ... تہذیب کے ... اور ... کے جاری کردہ ... نام سے ناجائز فائدہ اٹھانے میں کوئی عار محسوس نہ ہوتی ہو گی۔

امرتسر کی حقیقی اہلسنت و جماعت کو اس سلسلے میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔ ہم "تذکرہ حسن" کا مکمل پوسٹ مارٹم کتابی صورت میں شائع کریں گے تاکہ ان لوگوں کی دیانتداریوں اور ... کی ... سامنے آ جائے اور دنیا کے سامنے عیاں ہو جائے کہ ان دیوبندیوں نے کس طرح مرحوم محسن کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا ہے (باقی آئندہ)

ازحاجی خوشحال لاہوری

کالی بھیڑیں

ریاست اور والی عقیدے ایک ہی تصویر کی دو مختلف شکلیں ہیں، ایک ہی چیز کی دو مختلف شکلیں ہیں، ایک ہی برتن کے دو حصے ہیں اور ایک ہی اصطبل میں سرمستی کرنے والی دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ ان دونوں کے باہمی میل جول اور اتحاد و وحدت سے اب ایک تیسری ہی صورت انسان کا خنجر نمودار ہوئی ہے۔ شر و فساد کی یہ کریہہ انسپریشن کی جہات کی جائے ... اور انتشار و افتراق کی ... واقعہ تو اس قابل نہیں کہ اس سے مطالب کیا جائے۔ اصل میں یہی ہو اور یہ وہ نسل ہے اس ذہنی و عملی انتشار و بگاڑ کا ثمرہ ہے جس نے مختلف الخیال اور متضاد فکر جماعتوں کی اغراض نفسانی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں حرف ربط کا کام دیا ہے۔ دیوبندی بریلویت کی دراڑ ... زبان درازی افتراء پردازی اور یاوہ گوئی میں اپنی مثال آپ ہے۔ ہمارا روئے سخن اس نوخیز ... کی طرف نہیں، بلکہ اس بدنام جرثومے کی طرف ہے جس نے یار برادری کی ضرورت پوری کرنے کیلئے اس ٹڈی کو جنم دیا ہے۔

انحراف حقیقت سے ڈرتے کیوں ہیں اور ظلم و ندامت سے منہ کیوں چھپاتے ہیں۔ انہیں علم ہے اس طوفان کے پیچھے کون بولتا ہے۔ جب تمہارے دلوں میں خدا اور رسول کا خوف نہیں رہا تو عامۃ المسلمین کے غیظ و غضب سے کیوں خائف ہو۔ وہ گرگ باراں دیدہ جن کی چھوڑیاں آج بھی بھادوں کے ساتھ ہیں کھل کر سامنے آگئیں۔ کہیں کیا کہنا چاہئے ہیں۔ وقت قریب آگیا ہے کہ تمہارے راز ہائے دروں جنہیں تم اب ماری جھنڈیوں کی طرح چھپائے ہو طشت ازبام کر دیئے جائیں۔ تمہارے ارادے اور ناپاک عزائم ہم پر پوشیدہ نہیں۔ بہتر ہے تمہارا سرپرست اور ممدوح کون ہے۔ وطن عزیز پاکستان میں سرپرستی کرنے کے لیے ایسے ہی ... جو وقتاً فوقتاً پیش ہوتے ہیں۔ ہم ہر جگہ بر سر عام اعلان کرتے ہیں ... دامن کو داغدار ... بے نقاب کریں گے۔ مگر یاد رکھو تم ہمارے کبھی پورے نہیں ہو سکتے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

تم کر مکڑی کی طرح جالے بنا کر بیٹھے ہو اور اس تاک میں ہو کہ تمہارے علی الرغم جو سلف و وجود میں آیا ہے، کب اس پر ضرب کاری لگے ... تمہیں ...

سے شکایت ہے کہ ہمارے مسلمان لوگ کہا جاتے ہیں۔ تم آج بھی اس پر ثبت آزاد رہتے ہو، جیسے کے لقب والوں ہو جنگی ہر فقرہ پر خاتمہ بھی اور وہ نبی مدح سرائی پر منحصر ہوتی تھی۔ تقسیم ملک کے بعد بھی جس نے پاکستان کو قبول نہیں کیا اور اپنی جنسی ہوس پوری کرتے رہے، مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کرتا رہا۔ خدا کی شان ہے کہ اب جمعیت کے لیے کام ہونے لگا۔ سیاسی جماعت مجاہد ملت اور یہی لقب ملا، سیف الاسلام بن گئے ۔

فلک پیر مارا و گلہ ادہیں رشاعت
ہر بیٹے بازوار یہی شجاعت

ہم ان لوگوں کی ذلالت پر بھی افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو بے گناہ، غلط کار، غریب و دل کو تجزیوں اور زبانی اتفاق سے عوام الناس کے دل بہلانے والوں کو اپنا ہیرا اور دلیل بنائے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود کہ ... ایسے لوگوں سے قیادت اسلامی کی کیا توقع ہو سکتی ہے، جنگ باطل سے شکست و شکست کی طرح ... ایسے شیخ پر آنکھیں بند کر کے ... دینے والے اگر ... سرکار اسلام بن سکتے ہیں تو علماء و صلحاء کا کیا مقام رہ جائے گا؟

ایسے لوگوں کے بس میں یہ بھی کون سی فکر کر سکتا ہے ... اور ایسے شخص کی ریاکاری و مکاری میں کون شبہ کر سکتا ہے ... اہتمام سے شائع کرتا ہو ۔

ستورہ کہ جاہلیت ... ہم ان طلبیوں سے مخاطب ہیں، جنہوں نے کشمیری ڈھولکی بجا کر شورش برپا کر رکھی ہے۔ ... دیوبندی طاقتوں کے ... اور ... یہ وقت ہے ... معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ...

صحت جسمانی ...

کہہ دو ...

ضروری تصحیح

اخبار کے شمارہ میں صفحہ ۵ پر جو نظم چھپی ہے اس کے پہلے مصرع میں کاتب کی غلطی سے یوں لکھا گیا ہے۔ ۔ ۔

تو بھی رسالت ... کہ رہا ہے جلا

اصل مصرع یہ ہے ۔

تو بھی رسالت ... کے

قارئین تصحیح فرما لیں۔ ادارہ معذرت خواہ ہے

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ

جس نے رسول کی پیروی کی اس نے بلاشبہ اللہ کی اطاعت کی

انجمن حزب الرسول!

اخبار سواد اعظم میں انجمن حزب الرسول کے قیام کا اعلان کیا گیا، بحمدہ تعالیٰ اعلان کرتے ہی ہر طرف سے دوستوں کی آمد شروع ہو گئی۔ حسب اعلان ہم سلسلہ وار شائع کر رہے ہیں۔ ہرشخص کا فرض ہے کہ وہ اس انجمن کا ممبر بنے ... مقصد اور اغراض ... پاکستان کے تمام ... شعائر اسلام ... عقیدہ ... کے لیے ہر شخص ... ذیل میں ان ناموں کا سلسلہ شروع ہے جو ... ملک، ملت اور مذہب حق کی خدمت کی ہر طرح قربانی کا مستقل عزم کا اظہار کیا ہے۔

1 - غلام حسین الدین ... صوفی ...
2 - صوفی ... لاہور
3 - ... گوجرانوالہ
4 - ... برکت علی ... گوجرانوالہ
5 - ... برکت علی ... گوجرانوالہ
6 - ڈاکٹر ... لاہور
7 - مولانا ... لاہور
8 - ڈاکٹر ... ضلع گوجرانوالہ
9 - عبدالرشید ... لاہور
10 - ... "
11 - ... احمد "
12 - ... "
13 - غلام نبی "
14 - سید ... علی شاہ نقوی ولد سید ... علی شاہ لاہور
15 - ... ٹوبہ ٹیک سنگھ
16 - محمد اقبال ولد ... سیالکوٹ
17 - ... جھنگ
18 - علی احمد ولد ... جھنگ
19 - ...
20 - ...
21 - محمد رمضان ... شکرگڑھ
22 - محمد بخش ولد نور احمد ...
23 - سعید عالم ... راولپنڈی
24 - عبدالعزیز ولد محمد ابراہیم ...
25 - ... الٰہی بخش سیالکوٹ
26 - میاں محمد ... ولد میاں عبدالرحیم سلامت پورہ لاہور
27 - ... لاہور
28 - غلام حسین ... ولد ... چک ... ٹوبہ ٹیک سنگھ
29 - ... قصور
30 - محمد عارف ولد محمد رمضان قصور
31 - محمد رفیق کلرک بہاولپور
32 - مولوی ... ولد ... لاہور
33 - عبدالرحمن ولد رحیم خاں سیالکوٹ
34 - غلام ... احمد ... ولد ... لاہور
35 - محمد سیف الرحمن ...
36 - محمد ... ...
37 - محمد شفیع ولد ... گوجرانوالہ
38 - عبدالحمید ولد ... گوجرانوالہ

فون نمبر ۶۶۲۰۷ ... گرام سون لائٹ

طب یونانی کے دو بہترین تحفے

کسی بات کا بھول جانا ایک عام مرض ہے

دراصل یہ دماغی کمزوری کا نتیجہ ہوتا ہے۔ قوت حافظہ کی اصلاح کیلئے

روشن دماغ

جادو کا اثر رکھتی ہے۔ چند دنوں کے استعمال سے ہی آپ اپنی یادداشت پر مکمل اعتماد کرسکتے ہیں۔ ... جاتے ہیں

حب نقرئی

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی اعضاء رئیسہ ہیں۔ ہر قسم کی کمزوری کو دور کر کے اعصاب میں چستی و طاقت پیدا کرتی ہیں۔ دل و دماغ اور گردہ و مثانہ کی تقویت کے لیے عجیب و غریب چیز ہے۔ استعمال شرط ہے۔

ایم افضل سنز یونانی لیبارٹری۔ لال کنواں، موچی گیٹ لاہور

ذخیرہ کتب: سید منور علی شاہ صاحب (امریکہ) پیشکش: محمد احمد ترازی